عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۴، شمارہ ۴۷

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

بہشتی مقبرہ، فریب کا دھندا

صرف بالغان کیلئے

شب قدر اور اس کے فضائل و احکام

غلبہ یا تباہی

زکوٰۃ نعمت مال کا شکر ہے

الحمد لله رب العالمين

عمل : انور انصاری

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

S-I-T-E

خالص اور سفید — صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ) کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۴۷

۲۹ شعبان تا ۵ رمضان ۱۴۰۶ھ

بمطابق

۹ تا ۱۵ مئی ۱۹۸۶ء

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

بدلِ اشتراک

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے

سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۶۱

مجلس مشاورت

○	حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند	بھارت
○	مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
○	مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
○	حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
○	شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
○	حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
○	حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
○	حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
○	حضرت مولانا سعید الکار	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــ عبدالرؤف جتوئی	پشاور ـــ نورالحق نور
گوجرانوالہ ـــ حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ ـــ سید منظور احمد آسی
لاہور ـــ ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــ ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد ـــ مولوی فقیر محمد	کوئٹہ ـــ نذیر تونسوی
سرگودھا ـــ ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ ـــ نذیر بلوچ
ملتان ـــ عطاء الرحمان	کشمیر ـــ ایم عبدالواحد
بہاولپور ـــ ذبیح فاروقی	سکھر ـــ ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ ـــ حافظ خلیل احمد راٹا	ٹنڈوآدم ـــ حماد اللہ عرف لی اللہ

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اُردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا ـــ آفتاب احمد	ناروے ـــ غلام رسول
ٹرینیڈاڈ ـــ اسمٰعیل ناخدا	افریقہ ـــ محمد زبیر افریقی
برطانیہ ـــ محمد اقبال	ماریشس ـــ ایم اخلاص احمد
اسپین ـــ راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس ـــ عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک ـــ محمد ادریس	بنگلہ دیش ـــ محی الدین خان

بھارتی حکومت بابری مسجد کو واگزار کرے

جمعیت العلماء برطانیہ کا مطالبہ

جمعیت العلماء برطانیہ کے قائم مقام ناظم اعلیٰ مفتی اسلم راد عوم کے مطابق جمعیت العلماء برطانیہ نے بھارتی حکومت کو ایک یادداشت روانہ کی جس میں کہا گیا ہے۔ بھارت میں بابری مسجد کو مندر میں تبدیل کرنے کے اقدام نے مسلمانوں عالم کے اندر عجیب قسم کا ہیجان پیدا کر دیا ہے اور اس وقت بھارت کے مسلمان انتہائی کٹھن حالات میں زندگی کے شب و روز گزار رہے ہیں۔ لہٰذا اگر حکومت نے مسلمانوں کے تحفظ کو یقینی نہ بنایا تو حکومت پر سے اُن کا اعتماد ختم ہو جائے گا جبکہ بھارتی حکومت کا مذہبی آزادی کا دعویٰ باطل ثابت ہو جائے گا۔ مسلمانان برطانیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے جمعیت علماء برطانیہ حکومت بھارت سے مطالبہ کرتی ہے کہ بھارت میں آباد مسلمانوں پر مظالم کے سلسلہ کو بند کیا جائے اور فرقہ وارانہ فسادات کی آڑ میں انہیں انتقام کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے اور ان کے مذہبی امتیازات کے خاتمہ کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر مذموم اقدامات جیسے گھناؤنے فعل کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ اور حکومت بھارت سے ہمارا فوری مطالبہ یہ ہے کہ بابری مسجد کو واگزار کر کے اس کے انتظام کو مسلمانوں کے سپرد کرتے ہوئے اپنے سیکولر ہونے دعوے کا عملی ثبوت فراہم کرے اور انسانی حقوق کی بحالی کا بھرم رکھے اور ہمیں امید بھی ہے کہ بھارتی حکومت مسلمانوں کے اس اہم ترین مطالبہ کے تسلیم کرنے میں کسی قسم کے تاخیری حربے سے کام نہیں لے گی۔

علماء پر لاٹھی چارج قابل مذمت ہے

ایم عبدالواحد۔

گنری پاک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گنری کے ناظم اعلیٰ جناب ایم عبدالواحد نے اپنے ایک بیان میں ڈیرہ غازیخان میں علماء کرام پر لاٹھی چارج کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ حکومت اور اس کے کارندے ایسے ہتھکنڈوں سے باز رہیں جس سے کہ اشتعال پیدا ہو اور امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو۔

قادیانی بجٹ کا اعلان حکمرانوں ہوش میں آؤ

گنری (نمائندہ ختم نبوت) تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس گنری کے اطلاعات و نشریات کے سیکرٹری جناب قمر تبسم نے اپنے حالیہ اخباری بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ دنوں قادیانی پارٹی نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس سے ہمارے اسلامی حکومت کے دعویدار حکمرانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہییں کہ آخر یہ سیاسی پارٹی اتنا بڑا بجٹ کہاں کھپائے گی اور کن کن مقاصد کے لئے استعمال کرے گی۔ سرکاری ایجنسیوں کو اس بارے میں اپنے فرائض سرگرمی سے انجام دینے ہوں گے۔

عالمی مجلس ختم نبوت کے مطالبات تسلیم کئے جائیں

صادق آباد گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا جلسے کی صدارت شہر کے ممتاز سماجی کارکن حاجی عبدالعزیز صاحب نے کی۔ جہاں خصوصی سے قبل حضرت مولانا عبدالکریم ندیم جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانپور نے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاریخ پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ۱۹۵۳ء میں مسلم لیگ کے دور حکومت میں قادیانیوں کے خلاف ایک ملک گیر تحریک چلائی گئی جس میں دس ہزار سے زاید ختم نبوت کے شیدائیوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔ آج پھر مسلم لیگ کی حکومت ہے ہم مسلم لیگ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہ و ز میں آگے

دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر میں پہلی بار دورہ تفسیر کا آغاز

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق مدنی مدظلہ نے باضابطہ آغاز کر دیا

جمعیت اہل السنت والجماعت للدعوۃ والارشاد و عرب امارات کے سرپرست اعلیٰ و رکن اسلامک مشن برائے متحدہ عرب امارات اور ہفت روزہ ختم نبوت کی مجلس مشاورت کے رکن شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق مدنی مدظلہٗ آجکل وطن تشریف لائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ دنوں پنجاب کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ آزاد کشمیر سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری جو آزاد کشمیر کی عظیم مرکزی دینی درسگاہ ہے اور حضرت مولانا محمد یوسف خان دامت برکاتہم کے زیر اہتمام چل رہی ہے اس میں امسال پہلی بار دورہ تفسیر کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق مدنی مدظلہٗ رمضان المبارک کے پہلے عشرہ تک درس قرآن دیں گے۔ واضح رہے کہ مولانا موصوف دبئی کی مختلف مساجد میں تفسیر قرآن بیان کرتے ہیں ہزاروں لوگ آپ کا درس سننے کے لیے دور دور سے آتے ہیں۔ مولانا مدظلہٗ چونکہ پہلے عشرہ کے بعد دبئی واپس تشریف لے جائیں گے۔ اس لیے دارالعلوم کے استاذ مولانا محمد ہارون صاحب اور خطیب کشمیر مولانا عبدالعزیز صاحب تھوراڑوی فاضل دیوبند اس کی تکمیل فرمائیں گے۔ دارالعلوم پلندری میں درس قرآن اور دورہ تفسیر کا تقاضا ایک عرصے سے کیا جا رہا ہے۔ مگر احوال و ظروف کے تقاضوں کے باعث اس سے پہلے شروع نہ کیا جا سکا۔ تاہم مہتمم دارالعلوم حضرت مولانا محمد یوسف خان مدظلہٗ کے اہتمام دالعزائم اور اور تقاضوں کی فراخی کی بنا پر اب شروع کیا جا رہا ہے۔ اور یوں ریاست جموں و کشمیر میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی اور اہم دینی و علمی خدمت ہے۔ جس کے لیے پلندری بجا طور پر مبارکباد کا مستحق ہے۔

بڑوں نے جو سنگین غلطی کی تھی اس کا کفارہ آپ اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں کہ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات فوراً تسلیم کر لیں اور ان پر عملدرآمد کرائیں۔ مولانا ندیم کے بعد مہمان خصوصی حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی اپنی کتب میں لکھتا ہے کہ میں جو کچھ بھی بولتا ہوں وہ خدا کی طرف سے وحی ہوتی ہے مرزا نے اعلان کیا کہ محمدی بیگم کے ساتھ خدا نے عرش پر میرے ساتھ نکاح کر دیا ہے لیکن قادیانیوں کی ماں کو مرزا سلطان بیگ لے گیا اور محمدی بیگم تا زندگی مرزا صاحب کی عقد میں نہیں آئی۔ ایک اور مثال دیتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ مرزا قادیانی کے دور میں سعودی عرب میں شاہ سعود کی حکومت تھی شاہ سعود کی حکومت نے ایک غیر ملکی فرم کو ٹھیکہ دیا کہ وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک ریلوے لائن بچھا دے فرم نے ریلوے لائن بچھانے کا کام شروع کر دیا لائن مکمل ہو گئی اور ریک انجن بھی منگوا لیا گیا کہ چلا کر دیکھا جائے کہ لائن مضبوط ہے کہ نہیں۔ اچانک مرزا قادیانی نے پیش گوئی کر دی کہ میری نبوت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مکہ سے مدینہ تک ریل گاڑی چلے گی اور لوگ ریل کا سفر کریں گے۔ لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ منصوبہ یکدم ختم کر دیا گیا اور آج تک وہاں پر ریل گاڑی نہیں چل سکی۔ اگر مرزا قادیانی اپنی منحوس زبان سے یہ پیشین گوئی نہ کرتا تو آج خلق خدا سعودی عرب میں ریل گاڑی کا سفر کرتی کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس بے حیا کو جھوٹا ثابت کرنا تھا اس لئے ریل گاڑی نہ چل سکی ورنہ آج یہ مرزائی کہتے پھرتے کہ دیکھو جی ہمارے مرزا جی کی نشانی مولانا نے اور بھی بہت سے حوالے دیکر مرزا کی جھوٹی نبوت کا پول کھولا۔ آخر میں مجلس سیکرٹری گل محمد ظفر نے چند قراردادیں پیش کیں جنہیں متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ قرارداد نمبر۱ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے۔ نمبر۲ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ نمبر۳ ساہیوال اور سکھر کے قادیانیوں کی سزا پر فوراً عمل کرایا جائے۔ ختم نبوت زندہ باد۔

مبشر احمد قادیانی کو معطل کیا جائے

تمر کوٹ مجلس تحفظ ختم نبوت عمر کوٹ کے راہنماؤں جناب محمد ہمایوں اور سجاد یا اقبال نے اپنے ایک حالیہ بیان میں مطالبہ کیا کہ اسلام آباد ریزرو پولیس کے اے۔ ایس آئی کے عہدے سے مبشر احمد کٹر قسم کا قادیانی ہے انہوں نے کہا کہ اگر محکمہ پولیس کے حکام نے اسے معطل نہ کیا تو ضلع تھرپارکر کے عوام قادیانی اے ایس آئی کو نکالنے کے لئے تحریک پر مجبور ہوں گے۔ جس کی تمام تر ذمہ داری محکمہ پولیس پر ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد یوسف متالا کی روانگی

مولانا محمد یوسف متالا مدظلہ مہتمم دارالعلوم بری، برطانیہ بمبئی سے کراچی تشریف لائے اور مختصر قیام کے بعد عمرہ پر روانہ ہو گئے۔ مولانا موصوف رمضان المبارک کا پورا مہینہ حرمین شریفین میں گزاریں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا قاضی اللہ یار کا

۵ روزہ دورہ ہزارہ ڈویژن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی اللہ یار صاحب ۱۰ اپریل بروز جمعرات ۵ روزہ تبلیغی دورے پر ہری پور پہنچے مجلس عمل ہزارہ ڈویژن کے حساس فکر مند اور کارکن نوجوان جناب حفیظ الرحمان صاحب نے انہیں دعوت دی تھی۔ بروز جمعہ ۱۱ اپریل کو حضرت قاضی صاحب نے ٹی۔ اینڈ۔ ٹی کالونی کی مرکزی جامع مسجد میں شمع ختم نبوت کے پروانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے خطاب کیا اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کیا۔ لوگ بڑے محظوظ ہوئے اور قاضی صاحب کے مدلل اور ولولہ انگیز خطاب میں لوگوں نے بڑے جوش اور جذبے کا اظہار کیا۔ بروز ہفتہ ۱۲ اپریل کو ہری پور کے قریب وسیع و عریض کالونی کھلابٹ ٹاؤن شپ کی جامع مسجد بلال واقع حسینی چوک میں بعد عشاء حضرت مولانا قاضی اللہ یار صاحب کا مدلل اور مفصل خطاب ہوا۔ لوگوں نے بغیر کسی خاص تشہیر کے کافی تعداد میں شرکت کی۔ مقامی نوجوان علماء نے قاضی صاحب کی تقریر کے بعد ختم نبوت کے کام کی اہمیت کے پیش نظر کھلابٹ ٹاؤن شپ کی سطح پر مجلس تحفظ ختم نبوت تشکیل دی جس کے مطابق:۔

۱۔ سرپرست، جناب حاجی علی افسر صاحب،

۲۔ امیر، مولانا عبدالرحیم صاحب،

۳۔ نائب امیر و خازن، مولانا محبوب الرحمان صاحب،

۴۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبدالخالق صاحب،

۵۔ نائب ناظم، مولانا عبدالسلام صاحب،

۶۔ ناظم نشر و اشاعت، قاری مطیع الرحمان صاحب، ظہر

بروز اتوار بعد از نماز فجر حضرت قاضی صاحب نے درس قرآن پاک دیا۔ بروز اتوار ۱۳ اپریل دن دو بجے جامع مسجد شیر اللہ گیٹ ہری پور میں بروز اتوار ۱۳ اپریل نماز فجر کے بعد حضرت قاضی صاحب نے جامع مسجد سادات میں درس قرآن دیا۔ اور سہ پہر جامع مسجد شیر اللہ گیٹ ہری پور میں حضرت قاضی صاحب نے کالج کے طلباء کو خطاب کیا۔ اور بعد نماز عشاء جامع مسجد شہزادہ آریٹے آباد میں خطاب فرمایا۔ بروز سوموار ۱۴ اپریل مغرب کی نماز کے بعد ٹیلیفون فیکٹری کے سٹاف کالج کی کلی مسجد میں اور نماز عشاء کے بعد ایبٹس ہاسٹل میں حضرت قاضی صاحب کا خطاب ہوا۔ بروز منگل ۱۵ اپریل مغرب کی نماز کے بعد کھلابٹ ٹاؤن شپ کی جامع مسجد رحمن محلہ کھی میں حضرت قاضی صاحب کا مفصل خطاب ہوا۔ دوران خطاب ایک مرزائی کرو دونے باہر سے تحریر بھیجی کہ آپ غلط حوالے دے رہے ہیں۔ حضرت قاضی صاحب نے اسے بالمشافہ گفتگو کی دعوت دی لیکن اس نے قبول نہ کی پھر قاضی نے چیلنج کیا کہ اگر جو حوالہ جات میں پیش کر رہا ہوں اگر وہ غلط ہوں تو دس ہزار میں دوں گا اگر صحیح ہوں تو آپ قادیانیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو جائیں۔ لیکن مرزائی کسی صورت میں مقابلے پر نہ آیا۔ قاضی صاحب مدلل اور مفصل خطاب تادیر جاری رہا۔ قاضی صاحب کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ لوگ حضرت

قاضی صاحب کو مزید چند دنوں کے لئے روک رہے تھے۔ لیکن خود قاضی صاحب نے اپنے معقول عذر کی بنا پر روک سے جان چھڑا لی۔

خواجہ خیر الدین اور نفیس صدیقی
اپنے عقیدے کی وضاحت کریں

مولانا جلال اللہ الحسینی

کھڑی بک (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز سرگرم مبلغ اور فاتح ثانی ربوہ کھڑی جناب حضرت مولانا جلال اللہ الحسینی نے گذشتہ دنوں کھڑی کا ایک روزہ دورہ کیا اور جامع مسجد میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ اپنے بیان میں انہوں نے خواجہ خیر الدین اور نفیس صدیقی کی جانب سے ساہیوال اور سکھر کیس میں قادیانی دہشت گردوں کو سزاؤں پر اظہار افسوس کرنے پر سخت مذمت کی اور کہا کہ جب مرزائیوں نے ساہیوال اور سکھر میں مسلمانوں پر بم اور گولیوں سے حملہ کیا اور شہید کیا اس وقت یہ حضرات کیوں خاموش رہے اور اب جبکہ ان ظالموں کو اپنے ظلم کی سزا ملی ہے تو یہ چیخ چیخ کر قادیانیوں کو مظلوم قرار دے رہے ہیں خواجہ خیر الدین اور نفیس صدیقی کے قادیانیوں کے حق میں بیان دینے پر ہم مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانیت کے بارے میں اپنی پالیسی کی وضاحت کریں۔

شریعت بل کا فوری نفاذ کیا جائے
جمعیت العلمائے برطانیہ کی قرارداد

(رپورٹ قاری تصور الحق)

پاکستان کے اساسی نظریہ لا الٰہ الا اللہ کے نفاذ کے بغیر مملکت خداداد کا نہ صرف استحکام مشکل ہے بلکہ اس کا بقا بھی خطرے میں ہے۔ اس وقت جبکہ سارا عالم اسلام اپنے دشمنوں کی سازشوں کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے۔ اور مسلسل دشمنوں سے نبرد آزما رہنے کے عمل نے اسے انتہائی کمزور بنا دیا ہے اور پھر ایران عراق کی باہمی جنگ اور افغانستان پر روسی جارحیت مسلمانوں کی رہی سہی قوت پر کاری ضرب کے مترادف ہے لہٰذا ان حالات میں ایک مضبوط پاکستان ہی تمام مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز ٹھہرتا ہے جو مشکل حالات میں ان کی دادرسی کا ذریعہ بنے گا لیکن ماضی کے تلخ تجربات سے اگر سبق حاصل کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو پہلے سے آدھے پاکستان کی حفاظت بھی مشکل ہو جائے گی چہ جائیکہ وہ دوسروں کی مددگری کے قابل ہو۔ پاکستان کے بعض مفاد پرست جاگیردار جو غیر ملکی آقاؤں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اپنی اپنی سرداریوں کے حصول کے پس پردہ علاقائی مفادات کے نام پر پاکستان کو توڑنے کے لئے کوشاں ہیں لہٰذا ان نازک ترین حالات میں تمام فتنوں کا مقابلہ اسی وقت ممکن ہے جب کروڑوں مسلمانوں کو نظام شریعت کے عملی نفاذ سے مطمئن کیا جائے گا اس لئے جمعیت علماء برطانیہ کے ممتاز علماء کرام (بالخصوص) کا یہ عظیم اجتماع پاکستان سینٹ میں پیش کئے گئے بل کی بھرپور تائید کرتے ہوئے فوری نفاذ کا مطالبہ کرتا ہے۔

مولانا مفتی ولی حسن برطانیہ روانہ ہوگئے

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ برطانیہ روانہ ہوگئے گذشتہ دنوں حضرت مولانا محمد یوسف متالا مدظلہ جب کراچی تشریف لائے تھے انہوں نے برطانیہ کے دورے کی دعوت دی تھی۔

مفتی ولی حسن مدظلہ برطانیہ میں تقریباً ایک ماہ قیام کریں گے اور وہاں سے عمرہ پر تشریف لے جائیں گے۔

انتظامیہ موثر کارروائی نہیں کر رہی ہے

مولوی فقیر محمد

فیصل آباد مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی بڑھتی ہوئی خلاف ورزیوں پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کو ربوہ کو دوسرا اسرائیل بننے سے پہلے روکنے کے لئے سخت کارروائی کی جائے اور ۲ اپریل کو بی بی سی لندن کے نمائندہ مارک ٹیلی پر مشتمل تین رکنی ٹیم کی طرف سے ربوہ کا دورہ کرنے اور قادیانیوں کے اداروں کی وڈیو فلم بنانے کا فوری نوٹس لیا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانی آئین اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کے بیج لگا رہے ہیں اپنی عبادت گاہوں میں اذانیں دیتے ہیں اور مکانوں دکانوں پر غیر قانونی طور پر آیات قرآنی لکھ رہے ہیں جبکہ انتظامیہ کوئی موثر کارروائی نہیں کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ ۲ اپریل کو امیر جماعت احمدیہ لاہور، امیر راولپنڈی اور صوبہ نادرن کے ایک افسر مصطفیٰ احمد خان نے بی بی سی لندن تین رکنی ٹیم مارک ٹیلی ایک غیر ملکی مرد اور عورت کو ربوہ کا دورہ کرایا اس موقع قادیانی حکیم خورشید احمد نے عبادت گاہ بیت المہدی میں ایک سے ہوا ۱ بجے دن تک عبادت کرائی جس کی وڈیو فلم بنائی گئی اس کے بعد قادیانیوں کی وزارتوں کے دفاتر سکولوں کالجوں کی فلم بنائی اور قادیانی نے اپنے قصر خلافت میں مہمان خانہ بی بی سی کی ٹیم کو کھانا کھلایا اور خفیہ بات چیت کی جس میں اپنے آپ کو مظلوم بتایا اس موقع پر مقامی قادیانی جماعت کے سرکردہ لوگ موجود تھے مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی انجمن ربوہ ایک دہشت گرد جماعت ہے جس کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور غیر مسلموں کے خانہ میں نام درج نہ کرانے اور ووٹ نہ بنوانے پر قادیانیوں کے خلاف غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

حاجی محمد رفیق بھٹی انتقال کر گئے

کوئٹہ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان اور مجلس شوریٰ کے کارکن حاجی محمد رفیق بھٹی ۲ ماہ علالت کے بعد سول ہسپتال کوئٹہ ۱۲ مارچ کو انتقال کر گئے مرحوم کی

عمر ۵۳ برس تھی حاجی محمد رفیق بھٹی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے ایک مخلص کارکن تھے ان کا شمار مجلس اور جمعیت کے بانیوں میں ہوتا ہے حاجی محمد رفیق بھٹی یکم اپریل ۱۹۳۳ء کو امرتسر ہندوستان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم وہاں حاصل کی اور کچھ عرصہ بعد پاکستان بننے سے قبل پاکستان منتقل ہو گئے۔ لاہور میں بقیہ تعلیم حاصل کی، پھر بلوچستان میں ضلع کوئٹہ شہر میں مقیم ہو گئے۔ آپ بلوچستان میں ایک نامور شخصیت تھی۔ ان کی وفات کی خبر بلوچستان میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی مفکر اسلام حضرت مفتی محمودؒ نے حاجی محمد رفیق بھٹیؒ کو جمعیت علماء اسلام کا سیکرٹری اطلاعات مقرر کیا تعلیمی حلقوں کی طرف سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر حضرت مولانا نذیر الدین صاحب مبلغ مجلس مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر علماء کرام حضرت مولانا محمد انوار الحق حقانی حضرت مولانا عبد الحق حقانی حضرت مولانا محمد عالم حضرت مولانا عبد الباقی حضرت مولانا عبد الستار شاہ حضرت مولانا عبد الواحد جامع العلوم قاری یار محمد، حضرت مولانا عبد الشکور، حضرت مولانا، عبد الواحد، مولانا محمد اشرف، مولانا در محمد، مولانا حافظ اکبر، مولانا حسین احمد، مولانا حافظ حسین احمد شروری حضرت مولانا یعقوب شروری، قاری مہر اللہ، حضرت مولانا عبد الحی صاحب، مولانا امیر محمد، حضرت مولانا محمد انور حضرت مولانا ضیر محمد صاحب، مولانا عبد اللہ صاحب، مولانا، امیر محمد بگتی، اور دیگر علماء کرام صاحبان نے اظہار تعزیت کیا حاجی محمد رفیق بھٹیؒ کو اللہ پاک کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں (آمین)

بقیہ: ۔ قادیانی وکیل کو جواب

جناب علی صاحب ہم دونوں اپنی زندگی کا زیادہ حصہ گزار چکے ہیں اور بہت تھوڑا باقی ہے۔ ہماری مہلت عمر ختم ہونے میں اب زیادہ وقت باقی نہیں ہے۔ میں اس امکان کو رد نہیں کرتا کہ شاید میرا فہم ہی ناقص ہو اگر آپ دلیل سے مجھ پر میری غلطی واضح کر دیں تو میں نہ صرف شکر گزار ہوں گا بلکہ اپنے نقطہ نظر پر دوبارہ غور بھی کروں گا۔ آپ بھی اس امکان کو رد نہ کریں کہ شاید آپ کا نقطہ نظر غلط ہو اور اس بات کو بعید از قیاس تصور نہ کریں کہ شاید مرزا غلام احمد اپنے دعاوی میں سچا نہ ہو اگر مرزا غلام احمد واقعی اپنے دعاوی میں سچا نہ ہوا تو حشر کے روز آپ خدا کو کیا جواب دیں گے کیا یہ بات کافی ہوگی کہ آپ نے اپنے والد صاحب کو اسی عقیدہ پر پایا تھا۔

میرے نقطہ نظر سے تو پچاس کا وعدہ کر کے پانچ ادا کرنا کہ پانچ اور پچاس میں ایک نقطہ کا فرق ہے جو کہ دہی ہے۔ اسی طرح دوہرا معیار رکھنا انصاف کے خلاف ہی نہیں بلکہ ظلم ہے لیکن قادیانی امت شروع سے ہی یہ ظلم کر رہی ہے لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ۔

تحقیق ظالم فلاح نہیں پا سکتے "

(الانعام آیت نمبر ۱۳۵)

اب میں آخر میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ غور و فکر کریں اور تحقیق کریں پھر آپ حق قبول کرنے میں تاخیر نہ کریں۔

بقیہ: ۔ مرزا قادیانی بمقابلہ ہسپتال

دودھ ہضم ہو جاتا تھا۔ فرمایا ہضم تو نہیں ہوتا تھا مگر پی لیتے تھے " (سیرت المہدی صفحہ ۵۰)

نامردی

بخدمت اخویم مخدوم مکرمی مولوی حکیم نور الدین صاحب سلاسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

جس قدر ضعف دماغ کے عارضہ میں یہ عاجز مبتلا ہے ۔ مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی ہو جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں ما آخر میں نے صبر کیا اور اللہ تعالے سے دعا کرتا رہا ۔ سو اللہ تعالے نے دعا کو قبول کیا اور ضعف قلب تو اب بھی اس قدر ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا ۔ (خاکسار غلام احمد قادیانی)

(۲۲ فروری ۱۸۸۷ مکتوبات احمدیہ جلد ۵ خط ۱۵)

آنکھوں کی بیماری

مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ باہر مردوں میں حضرت مرزا صاحب کی یہ عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کر تا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں۔ ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں "

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷ مصنفہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

مرزائیو ..... سنو! انبیاء جہاں روحانیت کے امام ہوتے ہیں وہاں ان کی جسمانی صحت بھی قابل رشک ہوتی ہے۔ دائم المریض ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ کوئی عظیم ذمہ داری اس شخص کے سپرد نہ کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کو بار نبوت اٹھانے اور نبھانے کے لئے صحت اور تندرستی بھی عطا کی جاتی ہے۔ وہ بجز عام عام انسانی خطرات کے کسی خاص مرض کا نشانہ نہیں ہوتے اور تمہارا نام نہاد انگریزی نبی تو دائم المریض اور کسی ہسپتال کا رشتہ دار تھا۔ جبھی تو اسے بیسیوں بیماریاں لاحق تھیں اور یوں اسے یہ گنگنانا چاہئے تھا کہ :

نکموں کے سائے میں پل کے جواں ہوئے ہیں
ہمیشہ مرزائی ہسٹیریا مذہبی نشاں ہمارا

بہاولپور میں گھر بیٹھے ختم نبوت حاصل کیجئے

بہاولپور میں ہمارے نمائندہ عبد العزیز انجم سے تازہ پرچہ گھر پر پہنچانے کا مکمل انتظام ہے ہفت روزہ ختم نبوت کے علاوہ ہفت روزہ لولاک فیصل آباد، ماہنامہ الفاروق مدینہ لاہور اقرا ڈائجسٹ کراچی دستیاب ہیں۔

رابطہ کے لئے :۔ عبد العزیز انجم ختم نبوت نیوز ایجنسی غلہ منڈی بہاولپور۔

سراجیہ شفاخانہ مدینہ مسجد چوک ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور۔

صدائے ختم نبوت

کیا ان کے خلاف بھی کوئی اقدام کیا جانیوالا ہے ؟

لیجئے ایک خبر ملاحظہ فرمائیے :۔

کراچی (خصوصی نامہ نگار) باوثوق ذرائع کے مطابق وفاقی حکومت اور چاروں صوبائی حکومتوں نے وزیر اعظم کی ہدایت پر ۱۵۰۰ سے زیادہ ان اعلیٰ سرکاری افسروں کے اثاثوں، اخراجات، اور آمدنی کے بارے میں [illegible]ات شروع کردی ہیں جو گذشتہ ایک سال میں بدعنوانیوں اور اپنے اختیارات سے تجاوز کے مرتکب پائے گئے ہیں۔ موجودہ سول حکومت نے اپنی گذشتہ ایک سالہ مدت ابتدا سے ہی وزیر اعظم کی ہدایت پر ایسے سرکاری افسروں پر نظر رکھی تھی جو اپنے وسائل سے بڑھکر پر تعیش زندگی گزار رہے تھے یا اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہے تھے۔ ایسے افسروں کے تبادلوں کے ذریعہ متنبہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن جب انہوں نے اختیارات سے تجاوز کا سلسلہ ختم نہ کیا تو وزیر اعظم کی ہدایت پر وفاقی حکومت اور چاروں صوبوں کی حکومتوں نے اپنے خفیہ اداروں کے ذریعہ ان افسروں کے اثاثوں اور معیار زندگی کے بارے میں اطلاعات حاصل کیں۔ ان ذرائع کے مطابق ان افسروں میں گریڈ ۱۴ سے ۲۲ تک کے افسر شامل ہیں اور بیشتر کا تعلق پولیس سے ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۷ اپریل ۱۹۸۶ء)

اس خبر میں کہاں تک صداقت ہے اس کا علم تو حکومت کو ہی ہوگا لیکن اس پر ہم حیران ہیں اور ہمیں تشویش بھی ہے حیران اس لئے کہ آج تک ایسی خبریں عوام کی تسلی کے لئے اچھالی تو بہت گئیں لیکن کارروائی کہاں تک ہوئی اس کا جواب کسی کے پاس نہیں ! پاکستان میں یہی بیوروکریسی کا طبقہ ہے جس نے اودھم مچا رکھا ہے اور حکومت کی مشنری پر مکمل طور پر قابض ہے اور اپنی من مانی کرتا اور کراتا ہے کسی کو ہمت نہیں کہ ایسے رشوت خور عناصر کے خلاف کارروائی کرسکے اگر کوئی ہمت کر کے کچھ کرے تو کارروائی کرنے والا خود اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ عوام ایسے افسران سے پریشان ہیں۔ جہاں تک تشویش کی بات ہے تو ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ایک بہت بڑا وہ طبقہ جس کے بارے میں ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کیا ان کے خلاف بھی کوئی اقدام کیا جانے والا ہے ؟۔

پاکستان کے مسلمانوں کا ایک دیرینہ مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے لیکن ابھی تک یہ مطالبہ پورا نہیں ہوا۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک کے وقت سے یہی مطالبہ کیا گیا تھا اس وقت وزارت خارجہ کا قلمدان آنجہانی چوہدری ظفر اللہ قادیانی کے پاس تھا۔

آنجہانی چوہدری ظفر اللہ خان نے جس طرح اس کرسی پر بیٹھ کر اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھایا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سرکاری فائل میں یہ سب باتیں موجود ہوں گی اور منیر انکوائری رپورٹ کا مطالعہ کیا جائے اس میں بھی اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے (بقول حمید نظامی مرحوم ایڈیٹر نوائے وقت) چوہدری جی کے زمانے میں بیرون ملک ہمارے سفارتخانے قادیانیت کی تبلیغ کے اڈے بنے ہوئے تھے اور جتنی زیادہ قادیانیوں کی بھرتی ہو سکتی تھی کی گئی ــــــــــ کوئی جگہ خالی نہ چھوڑی گئی۔

مرزا قادیانی کا پوتا ایم ایم احمد قادیانی ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بنا ہوا تھا۔ تقسیم کے بعد ا سے وزیر بحالیات بنایا گیا اس کے بعد ملک میں مختلف زمانوں میں مختلف عہدوں پر فائز رہا اس نے بھی جو گل کھلائے وہ سب کے سامنے ہے آج کل عالمی بنک میں بیٹھا ہے نہ معلوم اندرون خانہ وہاں سے کیا کیا سازشیں کر رہا ہے وہاں عالمی بنک میں بھی اس نے کئی قادیانی گھسیڑ رکھے ہیں قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام جو آجکل مختلف بہانوں سے مسلم ملکوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے وہ بھی ملک کی دولت کو سمیٹنے اور قادیانیت کی تبلیغ میں رہا اس

یے علاوہ مختلف حکومتوں کے زمانہ میں بڑے بڑے عہدوں پر رہ کر ناجائز مفاد حاصل کئے اور اب اس کی موجودہ سرگرمیاں ہمارے لئے باعث تشویش ہیں۔

ہم کن کن قادیانیوں کا ذکر کریں کوئی محکمہ خالی نہیں جہاں قادیانی نہ ہو۔ جہاں کہیں کوئی قادیانی موجود ہے وہ مزید دس قادیانی بھرتی کرتا ہے۔ بدعنوانی کرتا اور رشوت [redacted] نقصان کرتا ہے اور اپنی جیب بھرتا ہے۔ دفتری چیزوں مثلاً کاروں، ٹیلیفون، اسٹیشنری وغیرہ وغیرہ کو اپنی ارتدادی تبلیغی کاموں میں لگاتا ہے ربوہ میں جب ان کا سالانہ جلسہ ہوا کرتا تھا وہاں کاروں پر گورنمنٹ کی گاڑیاں جس پر سرکاری نمبر پلیٹ لگی ہوتی تھی گھومتی پھرتی نظر آتی تھیں گویا قادیانی سالانہ جلسہ میں بھی سرکاری پٹرول جل رہا ہے۔

اسٹیٹ بنک، نیشنل بنک، پی آئی اے، ائیر پورٹ سیکورٹی فورس، سول ایوی ایشن اتھارٹی، پی سی ایس آئی آر، اسٹیٹ لائف انشورنس، آٹو موبائیل کارپوریشن آئل اینڈ گیس کارپوریشن، واپڈا، پولیس، کسٹم، کراچی پورٹ ٹرسٹ، کینٹونمنٹ بورڈ، رائس ایکسپورٹ کارپوریشن، اور ملک کے جتنے بڑے بڑے ادارے ہیں ہر جگہ قادیانی موجود ہیں اپنی ذات اور اپنی جماعت کے مفاد کے لئے کام کررہے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے سربراہ کا یہی حکم ہے۔

سابق سربراہ آنجہانی مرزا محمود نے اپنے ایک خطبہ میں سرکاری محکموں پر منظم قبضہ کرنے کے پروگرام کو عملی شکل دینے کے لئے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

"جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی موجود نہ ہوں، ان سے پوری طرح کام نہیں لے سکتے۔ مثلاً موٹے موٹے محکموں میں فوج ہے، پولیس ہے، ایڈمنسٹریشن ہے، فنانس ہے، کسٹمز ہے، انجینئرنگ ہے یہ آٹھ دس موٹے موٹے صیغے ہیں جن کے ذریعے سے جماعت اپنے حقوق محفوظ کرا سکتی ہے ہماری جماعت کے نوجوان فوج میں بے تحاشا جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہماری نسبت فوج میں دوسرے محکموں کی نسبت سے بہت زیادہ ہے اور ہم اس سے اپنے حقوق کی حفاظت کا فائدہ نہیں اٹھا سکتے باقی محکمے خالی پڑے ہیں۔ بے شک آپ لوگ نوکری کرائیں لیکن وہ نوکری اس طرح کیوں نہ کرائی جائے جس سے جماعت فائدہ اٹھا سکے پہلے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں اور ہر جگہ ہماری آواز پہنچ سکے۔" (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء)

اب ہم ان کچھ سرکاری اداروں کی دوبارہ نشاندہی کررہے ہیں جن میں یا تو پہلے قادیانی موجود تھے اور نکالے جاچکے ہیں یا پھر اب بھی فائز ہیں اور سرکاری رقوم سے گلچھرے اڑا رہے ہیں۔

(۱) پی آئی اے کے بارے میں ہم ایک عرصے سے کہتے چلے آرہے ہیں کہ یہاں ہر شعبہ میں قادیانی چھوٹے عہدے سے لیکر بڑے افسروں تک موجود ہیں اور آگے جو ٹھیکے دیئے جاتے ہیں وہ قادیانیوں کو دئے رہے ہیں۔

(۲) ایئر پورٹ سیکورٹی فورس کے محکمے میں ایک بڑی تعداد قادیانیوں کی ہے یہ ادارہ ایک اہم کام انجام دیتا ہے اس ادارے میں قادیانیوں کی موجودگی پر ہم پہلے ہی اظہار تشویش کر چکے ہیں۔

(۳) سندھ گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی کے سیکرٹری "زیڈ یو تاثیر" کے بارے میں بتایا جاچکا ہے کہ اس نے ادارہ میں خورد برد کرتے ہوئے لاکھوں روپے بٹور لئے ہیں اور حال ہی اس نے "مسرت ڈائجسٹ" کے نام سے ماہنامہ جریدہ نکال کر نہ معلوم کتنے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۴) کراچی کینٹونمنٹ بورڈ میں گذشتہ سال ایک قادیانی ۳۰ ہزار روپیہ رشوت لیتا ہوا پکڑا گیا۔ ہم نے اس مسئلے کو اٹھایا اسے معطل کرکے مقدمہ چلانا چاہیئے تھا لیکن اسے کراچی شہر کے دوسرے کینٹونمنٹ بورڈ میں پھر لگا دیا گیا اور اب بھی جو سربراہ ہے وہ قادیانی ہے۔

(۵) اسٹیٹ لائف انشورنس میں دھاندلیوں کی نشاندھی وہیں کے لوگوں نے کی تھی چاہیئے تو یہ تھا صفدر چوہدری قادیانی کو نکالا جاتا مقام افسوس ہے کہ اسے قائم مقام چیئرمین بنایا گیا۔ اب شاید اسے وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ لیکن اب بھی بہت سے قادیانی اس ادارے کو تباہ کررہے ہیں۔

(۶) آئل اینڈ گیس کی ترقیاتی کارپوریشن بدستور قادیانیت کے نرغے میں ہے۔ اور وہاں قادیانی دونوں ہاتھوں سے ادارے کو لوٹ رہے ہیں۔ لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔

(۷) واپڈا میں ایک قادیانی ملکی خزانہ پر بری طرح ڈاکہ ڈال رہا ہے لیکن کوئی پرسان حال نہیں۔

(۸) اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن میں زرتشت غیر قادیانی کو اگرچہ معطل کردیا گیا۔ لیکن اس نے جتنے قادیانیوں کو سعودی عرب کے علاوہ مسلم ممالک میں بھیجا ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ اس پر مقدمہ چلایا جاتا اور تحقیق کے بعد ان قادیانیوں کو جو مسلم ممالک میں گئے ہیں۔ واپس بلایا جاتا ہے۔ اور اس کو سخت سزا دی جاتی ——— مگر ایسا نہ ہوا۔ یہ ہیں وہ موٹے موٹے ادارے جو قادیانیت کی زد میں اب بھی ہیں۔ اور اس پر ہم نے بہت کچھ لکھا۔ کیا ہم وزیر اعظم جونیجو سے یہ توقع رکھیں گے۔ کہ ایسے تمام افسران جن کے بارے میں ہم لکھ چکے ہیں کارروائی کریں گے۔؟

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا تذکرہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی ؒ

۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی آپ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے حقیقۃً مجھی کو دیکھا ہے اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

ف۔ حق تعالیٰ جل شانہ نے جیسا کہ عالم حیات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان کے اثر سے محفوظ فرما دیا تھا ایسے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی شیطان کو یہ قدرت مرحمت نہیں فرمائی کہ وہ آپ ﷺ کی صورت بنا سکے۔ یہ امر طے شدہ ہے اس کے بعد یہ بحث ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک بعینہٖ نظر آتی ہے یعنی یہ کہ دیکھنے والے میں اتنی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذات اقدس کی زیارت کرے۔ یا صورت مثالی کی زیارت ہوتی ہے جیسے کوئی شخص آڑ میں بیٹھ کر اپنے سامنے ذرا فصل سے ایک بڑا آئینہ رکھ لے اور دوسرا شخص جو اس آڑ کے پیچھے ہے جو اس آئینہ کو دیکھے تو اس آئینہ میں اس بیٹھنے والے شخص کی مثال ہوگی۔ بعینہٖ اس کی ذات آئینہ میں نہیں آ رہی ہے۔ صوفیہ کا قول ہے کہ دونوں طرح زیارت ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کو بعینہٖ ذات اقدس کی زیارت ہوتی ہے اور بعض کو آئینہ کی طرح مثال کی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مرتبہ دوسرے لوگوں کی صورت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے کہ گویا وہ آئینہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا۔

۳۔ طارق بن اشیم سے بھی یہ ارشاد نبوی ﷺ منقول ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقۃً مجھی کو دیکھا۔ اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

ف۔ ان روایات پر یہ اشکال کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی وقت میں مختلف شہروں میں مختلف ملکوں میں مختلف لوگ زیارت کرتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیک وقت کہاں کہاں تشریف لے جا سکتے ہیں کچھ وقعت نہیں رکھتا اس لیے کہ مختلف لوگوں کی زیارت کے لیے یہ ضروری نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب جگہ تشریف لے جائیں بلکہ ایک ہی جگہ سے سب کو زیارت ہو سکتی ہے کہ آفتاب اپنی جگہ قائم ہے اور مختلف لوگ دور دور کے شہروں سے اس کو دیکھتے ہیں اور پھر جس قسم کی عینک سبز سرخ سیاہ لگا کر دیکھیں گے آفتاب ویسا ہی نظر آئے گا حالانکہ آفتاب ایک ہی صورت پر ہے۔

۴۔ کلیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک سنایا کہ جو مجھے خواب میں دیکھے وہ حقیقۃً مجھی کو خواب میں دیکھتا ہے اس لیے کہ شیطان میرا شبیہ نہیں بن سکتا۔ کلیب ؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکرہ کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھے خواب میں زیارت اقدس میسر ہوئی اس وقت مجھے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال آیا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے اس خواب کی صورت کو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت کے بہت مشابہ پایا۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق فرمائی کہ واقعی حضرت حسن ؓ آپ ﷺ کے بہت مشابہ تھے۔

ف۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ سینہ اور اس کے اوپر کا حصہ بدن کا تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھا اور بدن کا نیچے کا حصہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھا۔

۵۔ یزید فارسی کلام اللہ شریف لکھا کرتے تھے ایک مرتبہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے حضرت ابن عباس ؓ اس وقت حیات تھے ان سے خواب عرض کیا انہوں نے اول ارشاد نبوی ﷺ سنایا کہ جو مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ حقیقۃً مجھ ہی کو دیکھتا ہے اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔ یہ ارشاد سنا کر پوچھا کیا خواب کی دیکھی ہوئی صورت ﷺ کا حلیہ بیان کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کا بدن اور آپ کا قامت دونوں چیزیں معتدل اور درمیانی (یعنی جسم مبارک نہ زیادہ موٹا نہ زیادہ دبلا ایسے ہی قد نہ زیادہ لمبا نہ زیادہ پستہ بلکہ معتدل)

باقی صفحہ ۲۷ پر

افادات
حکیم الامت مولانا تھانویؒ

شب قدر

اور اس کے فضائل و احکام

زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے

انسان کی زندگی کا ہر لمحہ لعل و جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ موت کے وقت ہوتا ہے اس وقت اگر کوئی دنیا و مافیہا کے عوض زندگی کا ایک لمحہ خریدنا چاہیں تو یقیناً نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی بیش بہا نعمت زندگی عطا فرمائی ہے جس کو ہم کوڑیوں کی طرح ضائع کر رہے ہیں۔

وائے عمرے کہ ہر روزے از آں،
کس ندارند قیمت آں در جہاں

کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کا ایک سانس بھی یادِ خداوندی سے غافل نہیں ہوتا اور ایک لمحہ بھی اپنے پروردگار سے غافل ہونے کو کفر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے یہاں یہ ضرب المثل مشہور ہے کہ "جو دم غافل سو دم کافر"

ہر آں کہ غافل از حق یک زماں ست
در آں دم کافر ست اما نہاں است

اس لئے عارفین اللہ کی یاد سے کوئی لمحہ خالی جانے نہیں دیتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم ایک لحظہ کے لئے بھی حق تعالیٰ شانہ کی یاد سے غافل ہوں اور شاید یہی لمحہ ہمارے لئے بارگاہ خداوندی میں مقبولیت کا ہو۔ چونکہ عارفین کو ہی زندگی کے ہر لمحہ کی قدر و قیمت معلوم ہے وہ شب کی عبادت اور ذکر نیم شبی کی لذت سے آگاہ ہیں اس لئے شب قدر کی صحیح معنوں میں وہی قدر و قیمت پہچانتے ہیں۔

اے خواجہ چہ پرسی ز شب قدر چہ نشانی
ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

شب قدر کیسے عطا ہوئی

امام سیوطیؒ نے لباب النقول میں تحریر فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا ذکر فرمایا جو ساری رات صبح تک عبادت کرتا تھا اور صبح سے شام تک جہاد کرتا تھا۔ اس نے ہزاروں مہینے مسلسل یہی عمل کیا۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو اس پر تعجب ہوا اور افسوس کیا کہ ہم کو یہ نعمت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ ہماری عمریں اس قدر نہیں پہنچتیں اور ہم میں اس قدر قوت و ہمت بھی نہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی

لیلۃ القدر خیر من الف شہر ؕ

شب قدر ہزار مہینوں سے [illegible] ہے یعنی تمہیں اس شب میں عبادت کا ثواب بنی اسرائیل کے اس مرد کی ہزار مہینہ کی عبادت سے زیادہ ملے گا یہاں خیر من الف شہر فرمایا کالف شہر الف یا مثل الف شہر یا مائۃ الف شہر یعنی ہزار مہینوں کے برابر نہیں فرمایا بلکہ بڑھا کر فرمایا حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرماتے ہیں یہاں جو "الف شہر" (ہزار مہینے) فرمایا ہے یہ الف تحدید (حد بندی) کے لئے نہیں بلکہ تکثیر (بہت بہتات بیان کرنے) کے لئے ہے یہاں اندازہ ہے کیونکہ لغت عرب میں عدد کے لئے الف سے زیادہ کوئی لغت نہیں، جیسے ہمارے یہاں ارب کھرب نیل سنکھ آخر میں جا سنکھ ہے جا سنکھ سے آگے کوئی لفظ نہیں، اس سے آگے کوئی شمار کرے تو ایک جا سنکھ سو جا سنکھ کہے گا۔ کوئی اور لغت بیان نہیں کر سکتے اسی طرح اہل عرب الف کے آگے جس عدد کو استعمال کریں گے جیسے الف الف مائۃ الف وغیرہ۔ جب یہ بات سمجھ میں آگئی کہ الفاظ عرب کا منتہی عرب میں الف ہے تو مطلب یہ ہوا کہ جو عدد تمہارے نزدیک اعداد کی غایت اور منتہی ہے لیلۃ القدر کا ثواب اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ پھر لفظ "خیر" اسم تفضیل ہے معنی یہ ہوئے "بہت بڑھ کر" سو اب تو الف، تحدید کے لئے بھی ہوتا تب بھی لفظ خیر اعدام تحدید پر دال ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہو جائیگا کہ شب قدر نکھرب کھربوں کھربوں اور اتنی گنتی جن کو تم گن بھی نہیں سکتے) سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ اندازہ فرمائیے امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حق تعالیٰ شانہ کے کس قدر بے انتہا احسانات اور عنایات ہیں وہ ان کی مغفرت کے لئے بہانہ چاہتے ہیں۔

رحمتِ حق بہانہ [illegible] جوید
رحمتِ حق بہا نمے جوید

چنانچہ دُرِ منثور میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا حق تعالیٰ نے شب قدر صرف میری امت کو عطا فرمائی ہے پہلی امتوں کو نہیں،، اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی طرح بہت سے مواقع عطا فرماتے ہیں تاکہ اس کے اعما

ندامت پر اس کی مغفرت فرمادیں، کیونکہ انسان سے جیتے گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہٗ برابر اپنی رحمت سے اس کو بخش دیتے ہیں۔

عارف رومی فرماتے ہیں ؎

من گنہ آرم تو ستاری کنی
جرم من آرم تو معذاری کنی
جرم ہا بینی و بخشی نادری
اے کہ قربانت چہ نیکو داوری

شبِ قدر کے رمضان المبارک میں ہونے کی دلیل

حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں:۔

انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ۔ یعنی بیشک ہم نے اس (قرآن پاک) کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا سورۃ دخان میں اس رات کو لیلۃ المبارکہ بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے

انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین

(الدخان آیت ۳)

"بے شک ہم نے اس کو برکت والی رات میں اتارا ہے اور ہم ہی آگاہ کردینے والے تھے"

ان آیات سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک شب قدر میں نازل ہوا، اور قرآن پاک چونکہ رمضان المبارک میں نازل ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (سورہ بقرہ آیت ۱۸۵) رمضان المبارک کا مہینہ ہے جس میں قرآن پاک نازل ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ شب قدر رمضان میں ہے نیز حدیث میں حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے۔ اور ستائیسویں شب کو ہے (بخاری و مسلم) باقی رہا یہ اشکال کہ قرآن پاک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا ۲۳ سال میں اترا ہے اس کے ازالہ کے لئے امام المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ملاحظہ فرمایئے کہ پورا قرآن پاک آسمان اول پر بیت العزت میں شب قدر میں اترا۔ پھر تفصیل وار واقعات کے مطابق ۲۳ سال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ (تفسیر ابن کثیرؒ)

اس شب کو لیلۃ القدر کیوں کہتے ہیں؟

قدر کے معنی تعظیم کے ہیں چونکہ اس رات میں عظمت اور بزرگی ہے اس لئے اس کو "شب قدر" کہتے ہیں نیز اس رات میں عابدوں کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت اور منزلت زیادہ ہوتی ہے۔

قدر کے معنی "تنگ" کے بھی ہیں۔ کیونکہ اس رات میں آسمان سے فرشتے اور روح اترتے ہیں۔ ان کے اترنے سے زمین تنگ ہوجاتی ہے اس واسطے اس کو "شب قدر" کہتے ہیں۔ قدر کے معنی اندازہ بھی ہیں۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ تمام سال کے کاموں کا اندازہ کرتے ہیں اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔ تفسیر قرطبی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے کہ: قضاء قدر تو شعبان کی پندرھویں رات (شب برات) کو ہوتی ہے لیکن متعلقہ فرشتوں کو ان کی ذمہ داری لیلۃ القدر میں سپرد ہوتی ہے اس شب کو شب قدر اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو دوسری راتوں میں نہیں مثلاً

(۱) اس رات میں قرآن پاک نازل ہوا (سورہ قدر) (۲) اسی رات میں ملائکہ کی پیدائش ہوئی (مظاہر حق) (۳) اسی رات جنت میں درخت لگائے گئے (مظاہر حق) (۴) اسی رات حضرت آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا (در منثور) (۵) اسی رات بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی (در منثور) (۶) اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے (در منثور و بیان القرآن) (۷) اس رات توبہ قبول ہوتی ہے (در منثور) (۸) اسی رات آسمانوں کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔ (۹) اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو مارنے نہیں پاتے (در منثور) (۱۰) اس رات سمندر کا پانی میٹھا ہوتا ہے جیسے عبادہ بن ابی لبابہ کہتے ہیں کہ میں نے رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب کو سمندر کا پانی چکھا تو بالکل میٹھا تھا اور ایوب بن خالد کہتے ہیں کہ مجھے نہانے کی ضرورت ہوئی تو میں نے سمندر کے پانی سے غسل کیا تو وہ بالکل میٹھا تھا اور یہ شب ۲۳ رمضان المبارک تھی، واللہ اعلم بالصواب (تفسیر ابن کثیرؒ) (۱۱) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس شب میں لوح محفوظ سے رزق، بارش، موت، زندگی، یہاں تک کہ حاجیوں کی تعداد نقل کرکے ملائکہ کو دی جاتی ہے (روح المعانی) (۱۲) اس رات ہر مومن پر ملائکہ کا سلام کرنا آیا ہے (بیان القرآن) بیہقی میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرائیل فرشتوں کے ایک گروہ میں آتے ہیں اور جس شخص کو قیام وقعود اور ذکر میں مشغول پاتے ہیں اس پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں یعنی اس کے لئے دعا رحمت کرتے ہیں۔ اور خازن ابن الجوزیؒ نے اس روایت میں یسلمون بھی بڑھایا ہے یعنی سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور یصلون کا حاصل بھی یہی ہے کیونکہ رحمت و سلامتی میں تلازم لازمی ہے اسی کو قرآن مجید نے سلام فرمایا ہے (تفسیر در منثور و بیان القرآن) (۱۳) اس رات حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر اترتے ہیں (سورۃ قدر آیت ۴) (۱۴) اس شب میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرنے سے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (بخاری شریف)

یہ بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھے گئے ہیں۔ ورنہ شب قدر کی فضیلت میں اس قدر احادیث اور روایات ملتی ہیں کہ،

ع میں جو گنانے بھی لگوں تو گنا نہ سکوں

وجہ فضیلت

شب قدر سارے رمضان میں افضل ہے اور رمضان سب مہینوں میں۔ رمضان المبارک اس لئے افضل ہے کہ اس میں قرآن نازل ہوا، اور شب قدر سارے رمضان میں اس لئے افضل ہے کہ اس شب میں قرآن پاک نازل ہوا۔

باقی صـ۲۶ پر

گلدستۂ ختم نبوت

واقعات و ملفوظات

حضرت سید العارفین مولانا خلیفہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دین پور شریف

نذیر احمد عروج احمد آباد

حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہمسایہ تھا۔ جیسے وہ حضرت بھر چونڈی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا۔ ان کے وصال کے بعد حضرت دین پوری سے متعلق رہا۔ لیکن کسی وجہ سے وہ حضرت سے ناراض ہو گیا وہ تقریباً ۳۰۔۳۵ سال حضرت کے خلاف مقدمہ بازی کرتا رہا۔ حضرت کے خدام میں سے کسی کی بندوق سے اس شخص کا کتا مر گیا۔ اس نے حضرت پر دعویٰ دائر کر دیا کہ آپ نے میرا کتا مار ڈالا ہے پولیس حضرت کو جانتی تھی۔ اس لیے اس شخص کو تنگ کرنے کے لیے اس سے کتے کو اٹھا کر لاؤ تاکہ اس کا پوسٹ مارٹم کرایا جائے کئی دن متواتر وہ کتا اٹھا کر جاتا رہا اور پولیس اس سے اس کے گوشت کو چیر پھاڑ کرواتی تھی تاکہ رپورٹ مکمل ہو جائے کہ کہاں کہاں چھرے لگے ہیں ایک مرتبہ اس شخص نے سرکاری زمین سے درخت کاٹ لیا پولیس نے اسے گرفتار کر لیا حضرت کو جب اس گرفتاری کا پتہ چلا تو آپ نے سفارش فرمائی کہ اس کو چھوڑ دیا جائے چنانچہ اس کو چھوڑ دیا گیا اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ اس کو ضرورت ہوگی اس لیے درخت بھی دلا دیا۔ حضرت نے کبھی اس کو کچھ نہ کہا ایک مرتبہ حج کو جانے لگے تو خود اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے معافی مانگی جب حج سے واپس آئے تو اس نے حضرت کی دعوت کی۔ سارے متعلقین کا خیال تھا کہ حضرت کو وہ کھانے میں زہر دے دے گا اس لیے سب نے اس دعوت کو منظور کرنے کی مخالفت کی لیکن حضرت نے منظور کر لی۔

(ملفوظات طیبات ص ۲۰ حضرت قاسم رکن رح)

میاں بڈھا فقیر سے نقل ہے کہ جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ حج پر تشریف لے گئے تو میں خدمت گزاری کے ساتھ تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ حرم میں میں نے ایک سیاہ فام حبشی غلام کو دیکھا کہ ایک دروازے کے کنارے کھڑا ہے جب حضرت داخل ہوئے تو وہ خاموشی سے آگے بڑھا۔ اور حضرت کو بوسہ دے کر اپنی جگہ جا کھڑا ہوا۔ حضرت بھی آگے تشریف لے گئے۔ طواف سے واپسی پر اس نے پھر بوسہ دیا اور اپنی جگہ جا کھڑا ہوا۔ میرے دریافت کرنے پر حضرت نے فرمایا کہ وہ اس علاقے کا قطب تھا۔

ایک مرتبہ حضرت نے سردار محمد خان صاحب سے فرمایا کہ صرف انگریزوں کی پریڈ نہیں ہوتی۔ فقراء کی پریڈ بھی ہوتی ہے۔ وہ دایاں قدم زمین پر رکھتے ہیں تو کہتے ہیں "اللہ" اور بایاں رکھتے ہیں "ہو" کہتے ہیں۔ فرمایا اس طرح چلنے سے مقصود بھی جلدی پورا ہوتا ہے اور یاد الٰہی بھی ہوتی ہے۔

ایک دفعہ ایک کتا کہیں سے پھرتا پھراتا دین پور شریف میں آ نکلا اور لنگر کے مویشیوں میں پھرنے لگا۔ حضرت اسے مسافر کے نام سے یاد فرماتے اور سدا دونوں وقت کی روٹی لنگر سے بھجوا دیتے اتفاق سے کچھ دنوں کے بعد رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا ان ایام میں وہ کتا دن کے وقت کوئی چیز نہیں کھاتا اور سارا دن بھوکا رہتا تھا۔ البتہ رات کو روٹی کھاتا تھا حضرت کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ آئندہ اس کے پاس بھی سحری بھیجی جائے چنانچہ ایک فقیر مامور کیا گیا جو سحری کے وقت اس کی سحری کے لیے بھات لے جاتا تھا بھات میں شکر اور دودھ ملا دیا کرتے تھے۔

(راستہ: ۱۳، مارچ ۱۹۸۴ء)

عبدالرحمن جمعدار سے فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے حضور اس حالت میں پیش ہو کہ وہ مظلوم ہو ظالم بن کر نہ جائے۔ فرمایا کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح کے اندر کسی لالچی اور طامع حافظ کے قرآن سننے سے نہ سننا بہتر ہے۔

علم

علم وہی ہے جو مطلوب تک پہنچا دے ورنہ وہ حجاب ہے

(حضرت سلطان باہو رح سن ۱۱۰۲ھ)

علم نافع وہ بخشش وہی ہے جس کی شعاعیں سینہ اور دل میں پھیل جائیں اور دل پر سے شکوک و اوہام کے پردے اٹھا دے۔ (حضرت ابن عطاءؒ)

ہر زمانے کے علماء کی زبانوں پر حق تعالیٰ وہ علم و حکمت جاری فرماتا ہے جو اس زمانے کے اعمال کا مقتضی ہو۔

(حضرت ابو تراب نخشبیؒ ۲۴۸ھ)

علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ (حقیقی) علم ایک نور ہے جو حق تعالیٰ انسان کے قلب میں ڈال دیتا ہے۔

(حضرت امام مالکؒ)

جو علم کہ محض دنیا کے واسطے اور صرف حصول معاش و روزی کے لئے پڑھا جاتا ہے وہ علم زبان تک رہتا اور حرص و حسد اور کینہ و غرور اس سے پیدا ہوتا ہے۔ علم وہ ہے جو سینہ میں ہو اور حق کی رہنمائی کرتا ہے۔

(حضرت سلطان باہو رح سنہ ۱۱۰۲ھ)

علم دین کے لئے باعث زندگی ہے (حضرت سلطان باہوؒ)

علم کے ساتھ اگر خوف خدا بھی ہو تو وہ تجھ کو فائدہ بخش ہے۔ ورنہ وہ تیرے لئے ضرر رساں ہے۔ (حضرت ابن عطاءؒ)

☆☆☆☆☆

مسائل و احکام رمضان المبارک

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ

روزہ کی نیت

نیت کہتے ہیں دل کے قصد وارادہ کو، زبان سے کہے یا نہ کہے روزہ کے لیے نیت شرط ہے۔ اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو بھی روزہ نہ ہوگا۔

مسئلہ: رمضان المبارک کے روزہ کی نیت رات سے کرلینا بہتر ہے۔ اور رات کو نہ کی ہو تو دن کو زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

۱۔ ناک یا کان میں دوا ڈالنا۔

۲۔ قصداً منہ بھر کے قے کرنا۔

۳۔ کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلے جانا۔

۴۔ عورت کو چھونے وغیرہ سے انزال ہوجانا۔

۵۔ کوئی ایسی چیز نگل جانا جو عادتاً نہیں کھائی جاتی جیسے لکڑی، لوہا، کچا گیہوں کا دانہ وغیرہ

۶۔ لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق وغیرہ میں پہنچانا۔

۷۔ بھول کر کھا پی لیا اور یہ خیال کیا کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہوگا۔ پھر قصداً کھا پی لیا۔

۸۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھائی۔

۹۔ دن باقی تھا مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ غروب آفتاب ہوگیا ہے۔ روزہ افطار کرلیا۔

تنبیہ: ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے کفارہ نہیں۔

۱۰ جان بوجھ کر بدون بھولنے کے بیوی سے صحبت کرنا یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور قضا بھی لازم ہوتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور جہاں غلام نہیں ملتے یا اس کے خریدنے پر قدرت نہیں وہاں ساٹھ روزے مسلسل رکھے بیچ میں ناغہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنے پڑیں گے۔ اور اگر روزہ کی طاقت نہ ہو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلا دے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں، مکروہ ہوجاتا ہے

۱۔ بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا، نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا۔

۲۔ تمام دن حالت جنابت میں رہنا یعنی غسل کی حالت میں رہنا۔

۳۔ فصد کرانا کسی مریض کے لیے اپنا خون دینا جو آج کل ڈاکٹروں میں رائج ہے یہ بھی اس میں داخل ہے۔

۴۔ غیبت یعنی کسی کی پیٹھ کے پیچھے اس کی برائی کرنا خود بھی حرام ہے اور روزہ میں اس سے نہایت سخت مکروہ ہو جاتا ہے۔

۵۔ روزہ میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا خواہ انسان کو ہو یا کسی بے جان چیز کو، ان سے بھی روزہ مکروہ ہوجاتا ہے

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں اور مکروہ بھی نہیں ہوتا؛

۱۔ مسواک ۲۔ سر یا مونچھوں پر تیل لگانا

۳ آنکھ میں دوا یا سرمہ لگانا ۴۔ خوشبو سونگھنا

۵۔ گرمی اور پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔

۶۔ کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔

۷۔ بھول کر کھانا پینا

۸۔ حلق میں بے اختیار دھواں یا گرد و غبار یا مکھی وغیرہ چلا جانا۔

۹۔ کان میں پانی ڈالنا یا بلا قصد چلے جانا

۱۰ خود بخود قے آجانا۔

۱۱ سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہوجانا

۱۲ دانتوں میں خون نکلے مگر حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔

۱۳۔ اگر خواب میں یا صحبت سے غسل کی حاجت ہو گئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔

وہ عذر جن سے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے

۱۔ بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو یا مرض کے بڑھنے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ بعد رمضان اس کی قضا لازم ہے۔

۲۔ جو عورت حمل سے ہو اور روزہ میں بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ ہرگز نہ رکھے بعد میں قضا کرے۔

۳۔ جو عورت اپنے یا کسی غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہو اگر ضرورت سمجھے تو روزہ نہ رکھے، پھر قضا کرے۔

باقی صفحہ ۲۵ پر

زکوٰۃ

نعمتِ مال کا شکر ہے

جناب ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

ایک انسان کے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (وما بکم من نعمة فمن الله)(النحل ۱۴: ۵۳) اور جو نعمت بھی تم کو میسر ہے تو اللہ ہی کی جانب سے ہے

اور یہ نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جاسکتا ہے، (وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها .... پ۱۴: ۱۸) اگر تم خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ان کو شمار بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں ایک مال کی نعمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے قیام اور بقا کا ایک اہم ذریعہ بنایا ہے۔ اور انسان کے لیے اس کے حصول کے ذرائع اور اسباب مہیا فرما دیے ہیں۔ اس نعمت مال کو قرآن کریم نے مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (وامددناکم باموال وبنین۔ پ۱۵: ۶) اور ہم نے مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی۔ اور فرمایا (وآتوهم من مال الله الذی آتاکم۔ النور پ۱۸: ۳۳) اور ان کو دو اللہ کے اس مال میں سے جو اس نے تم کو دے رکھا ہے۔

جیسے مال اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ تو اس نعمت پر شکر واجب ہے۔ قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فکلوا مما رزقکم الله حلالاً طیباً ان کنتم ایاه تعبدون۔ النحل پ۱۴: ۱۱۴) پس جو روزی اللہ نے حلال اور پاکیزہ تم کو دی ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر بجا لاؤ اور ـــــــ نعمت مال پر شکر ادا کرنے کا طریقہ خود قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ جس کی ایک شکل زکوٰۃ کا ادا کرنا ہے، یعنی اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے ایک مخصوص حصہ فقراء اور مساکین کو دینا جس کی تفصیل اسلامی تعلیمات میں موجود ہے، مال، سونا، چاندی اور نقد روپے پیسوں کی شکل میں ہو، سامان تجارت، مال مویشی، یا غلہ جات وغیرہ کی صورت میں ہو۔

نعمت مال کے شکر کی یہ صورت یعنی زکوٰۃ ادا کرنے کو اسلام نے نماز کی طرح ایک فریضہ اور اسلام کا ایک اہم رکن قرار دیا ہے۔

(واقیموا الصلوٰة وآتوا الزکوٰة وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوه عند الله ان الله بما تعملون بصیر۔ البقرة پ۱: ۱۱۰)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور جو اعمال خیر بھی تم آگے بھیجو گے تو ان کا ثواب اللہ کے ہاں محفوظ پاؤ گے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے (بنی الاسلام علیٰ خمس: شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیه سبیلا) اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے سب سے اول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، اور اس کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج بیت اللہ کرنا، اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کے سبیل کی۔

پھر شکر کی یہ ایک ایسی صورت ہے جس سے اسلامی معاشرے کے بہت سے اقتصادی مسائل حل ہوتے ہیں۔ اور معاشرے کے معذور اور حاجت مند افراد کی کفالت بھی ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا (توخذ من اغنیاءهم وترد الیٰ فقرائهم۔ یعنی مال زکوٰۃ مالداروں سے لے کر ان کے فقراء پر تقسیم کیا جائے۔

اور قرآن کریم نے اس کے مصارف کو خود بیان فرمایا ہے (انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها والمؤلفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل الله وابن السبیل فریضة من الله والله علیم حکیم۔ (التوبہ: ۶۰)

صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا، اور محتاجوں کا جو کارکن ان صدقات پر متعین ہیں اور جن کی دل جوئی کرنا منظور ہے، اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرضہ میں اور جہاد میں اور مسافروں میں۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔

زکوٰۃ کے علاوہ مال میں دوسرے حقوق بھی ہیں۔ جن کا ادا کرنا، نعمت مال کے شکر میں داخل ہے۔ جیسے بیوی بچوں کے نفقات، والدین اور عزیز و اقارب کے نفقات جبکہ وہ غریب اور حاجت مند ہوں۔

اس کے علاوہ جہاد میں خرچ کرنا، ناگہانی آفات، جیسے قحط سالی، سیلاب، زلازل، جنگ اور مختلف حوادث کے موقعوں پر متاثرہ افراد کی امداد اور ان سے تعاون کی سب نعمت مال کے شکر میں داخل ہے۔ نیز رفاہ عامہ اور اجتماعی امور میں خیر کے کاموں میں حصہ لینا بھی اسی شکر میں داخل ہے۔ حدیث شریف میں ایسے شخص کو قابل رشک قرار دیا گیا ہے۔ جس کو اللہ نے مال کی دولت دی ہو اور وہ اسے خیر کے کاموں میں دن رات خرچ کرتا رہتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ شکر نعمت سے نعمت میں اضافہ

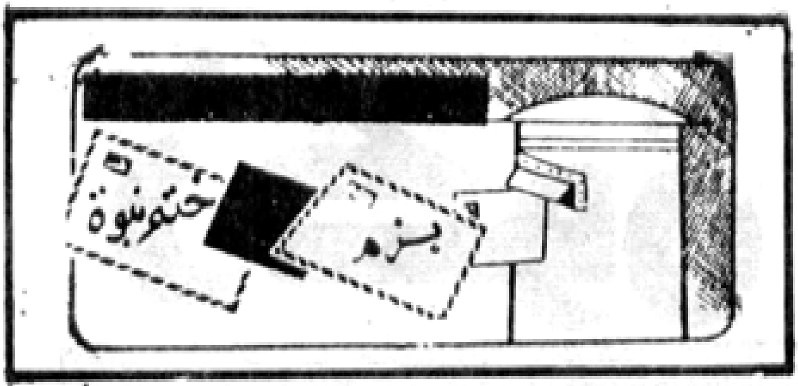

ختم نبوت کا منتظر رہتا ہوں

احسان اسحق گریانگ بلوچ ظاہر پیر

، الحمد اللہ میں ختم نبوت کا رسالہ بڑی باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ اور خدا کے فضل وکرم سے باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ یہ رسالہ پڑھتے ہی دل منور ہوجاتا ہے۔ اور ان لوگوں کی یادیں تازہ ہوجاتی ہیں جنہوں نے اپنی تمام زندگیاں اس مسئلے کے لئے وقف کی تھیں۔ اور اگر مجھے کتنا ہی ضروری کام یا کوئی بھی کسی طرح کی مصروفیت ہو میں اس رسالہ کا مطالعہ نہیں چھوڑتا۔ اور ضرور اور پوری توجہ سے مطالعہ کرتا ہوں اور جب قادیانیوں کے جھوٹے جھوٹے بکواس پڑھتا ہوں۔ تو دل کا جلال بہت بڑھتا جاتا ہے رسالے کی انتظار اتنی ہوتی ہے کہ اتنی روٹی کی بھی نہیں ہوتی۔

اور انشاء العزیز جس طرح اس رسالہ کو بین الاقوامی "انٹرنیشنل" کہا گیا ہے اس کا مطالعہ اس سے بھی بڑھ کر دل کو لطف دیتا ہے۔

رسالہ ختم نبوت ہمارے لیے بہترین تحفہ ہے

محمد عمر الحق خان زادہ تھانہ پشاور

پچھلے چند ہفتوں سے بین الاقوامی ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں، اس میں نہ صرف قادیانی کافروں کی سرگرمیوں کے بارے میں باخبر رکھا جاتا ہے بلکہ اسی میں کافی دینی معلومات بھی ہوتی ہیں۔ ہمارے لئے یہ ایک بہترین تحفہ سے کم نہیں۔ رسالے کے سرورق بڑے دلکش و دیدہ زیب ہوتے ہیں اور کاغذ بھی نہایت نفیس لگایا جاتا ہے یہ ہمیں باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے شروع میں اس کے پانچ خریدار تھے جواب بڑھ کر ۲۰ کے قریب ہو چکے ہیں، جس سے اس کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے اس رسالے کے ذریعے آپ ایک عظیم دینی مشن کی طرف گامزن ہیں۔

ہم رب العزت سے دعاگو ہیں کہ وہ اسے مزید کامیابی کے چار چاند لگائے۔ آمین۔

ختم نبوت حاصل کرنے کیلئے تانتا بندھ جاتا ہے

ہمارے ہاں ہفت روزہ ختم نبوت بلاناغہ ہر وقت پہنچ جاتا ہے اگر ایک دن بھی تاخیر ہوجائے تو دفتر ختم نبوت میں قارئین کا تانتا بندھ جاتا ہے رسالکی ہر دلعزیزی اس سے محسوس ہوجاتی ہے کہ ہمارے چھوٹے سے دیہات میں بیس پچیس رسالے لگتے ہیں اور ہر ماہ نئے قارئین کا اضافہ ہوتا رہتا ہے ایسا کیوں نہ ہو۔ آخر رسالہ کا معیار بھی تو آپ نے اونچا کر رکھا ہے۔ اس پر فتنہ دور میں پر تحقیق جریدے کی اشاعت پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ کی محنت و بے لوث خدمت قابل صد تحسین ہے ہمارے جنرل سیکرٹری صاحب یعنی حافظ محمد الیاس صاحب جنون کی حد تک خدمت ختم نبوت میں مصروف ہیں خداوند کریم ہم سب کو اس سے بڑھ کر جذبہ اور زیادہ استقامت نصیب رکھے آمین ختم نبوت کے لئے ہر قسم کے تعاون کے لئے ہماری کوشش ہوگی۔

(اشک ملت غزال جنڈ الوالہ)

دل ودماغ تازہ ہوجاتا ہے

محمد اخلاق جہانگیر بہاولپور

اسلام علیکم۔ عرض ہے کہ میں F - A کا طالب علم ہوں میرے والد صاحب محترم کے پاس آپ کا رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے آتا ہے اور میں باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرتا ہوں۔ عرض ہے کہ جو مشن رئیس الاحرار حضرت امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے شروع کیا تھا اس کو آگے بڑھانے کا سہرا اس "ختم نبوت" پر ہے۔ اللہ آپ کے رسالہ کو مزید ترقی اور کامیابی عطا فرمائیں پڑھنے کے بعد دل ودماغ تازہ ہوجاتا ہے

لاجواب پرچہ

مکرمی ومحترمی جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا پرچہ ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ رسالہ واقعی لاجواب ہے اسلام کی حقانیت اور مرزائیت کے کفریہ عقائد کے متعلق بہت مواد موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پرچہ کو اور زیادہ کامیاب بنائے

حضرت تھانویؒ کے خلیفہ مجاز ڈاکٹر عبدالحیؒ صاحب کی وفات کی خبر پڑھ کر دلی صدمہ ہوا۔ محترم ڈاکٹر صاحبؒ ایک ولی کامل تھے ان کی اسلام کی اشاعت میں بڑی خدمات ہیں اس دور میں ایسے انسانوں کا دنیا سے اٹھ جانا ایک عظیم صدمہ ہے مگر مشیت ایزدی کے سامنے کیا ہو سکتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے اللہ تعالیٰ ان کی مرقد پر تا قیامت کما حقہ انوارات کی بارش فرماتا رہے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

محمد عبدالخالق صدیقی ناظم اعلیٰ

محمد یوسف کھرل صدر
چک ۵۲ جنوبی سرگودھا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

جناب احمد ندیم ایبٹ آباد سے لکھتے ہیں کہ جناب نسیم جان صاحب حقانی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے سرگرم رکن اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ اور کامل ختم نبوت اور رد مرزائیت کیلئے دن رات کام کررہے ہیں نسیم جان صاحب باکردار، بااخلاق اور باعمل شخصیت ہیں۔ فرماتے ہیں، کہ ختم نبوت کا کام کرنے سے پہلے سارا دن راستوں میں خوش گپیوں میں گزارا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ راستے کے بائیں جانب جارہا ہوں۔ ایک انتہائی خوبصورت

روحانی بزرگ تشریف لائے۔ اور بنایت شفقت سے فرمانے لگے کہ بائیں راستہ سے فوراً ہٹ کر دائیں طرف چلو۔ بزرگ خود بھی دائیں طرف چل رہے تھے۔ میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انہیں ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ میں نے کسی سے دریافت کیا۔ کہ حضرت کون ہیں میرے پوچھنے پر انہوں نے فرمایا کہ یہ ہمارے آقا و مولا سید المرسلین، رحمۃ العالمین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صبح میں اٹھا تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اس دن سے میں نے مجلس تحفظ ختم نبوت میں شمولیت کر لی ہے۔ اور دن رات اس کام کے لئے مصروف ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نوازشات ہمہ وقت مجھ پر چھا اور ہوتی رہتی ہیں اور یہ صرف ختم نبوت کے کام کی برکت ہے۔

مسرت ڈائجسٹ ـــــ ایک دھوکہ ہے

قادیانیت کے تعاقب میں ختم نبوت کا سفر جس طرح منزل بمنزل آگے بڑھ رہا ہے جس کامیابی سے قادیانیوں کے منصوبے شکست از نام ہو رہے ہیں اور جس خوبی سے ان کی سرگرمیوں کی نشاندہی ہو رہی ہے اور پھر اس سب پر مستزاد، ادارہ سے تمام ملک کے مسلمانوں کا بھرپور تعاون، اور رسالہ کی بروقت اشاعت و ترسیل کا نظام ہے۔ اس تمام صورتحال پر آپ حضرات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ سے آپ کے حق میں بیش از بیش نصرت کی دعا ہی کی جا سکتی ہے اور وہ ہم سب کر رہے ہیں۔ اللہ قبول فرمائے آمین۔

گزشتہ ماہ میں نے آپ کی نشاندہی پر مسرت ڈائجسٹ کے فروری مارچ کے شمارے خریدے اور ان کا بغور مطالعہ کیا کراچی اور ملک کے دوسرے شہروں سے نکلنے والے ڈائجسٹوں کے عام دستور اور پاکستانی، مسلمانوں کے ذوق کے مطابق "مسرت" نے بھی ہندوستانی اور پاکستانی نام اور جوں کے افسانوں اور جاسوسی کہانیوں کا مرکب بنا کر درمیان میں "دینی صفحات" کا اضافہ کر کے ان سے قادیانیت کی تبلیغ کا کام لینا شروع کر دیا ہے۔

عام مسلمان اسے ایک عام ڈائجسٹ ہی کی طرح پڑھیں گے اور انہیں پتہ بھی نہیں چلے گا کہ وہ کہاں کہاں کس کس شیطے پر اسلام کے بارے میں قادیانیت سے ملاقات کر گئے ہیں "سوچنے کی باتیں" کے عنوان سے ہر شمارے میں ایڈیٹر کا انتخاب شامل ہے۔ جس میں چند مشاہیر اسلام کے اقوال اور انہی میں "حضرت صاحب حکیم نورالدین" کے اقوال شامل ہیں تاکہ پڑھنے والا یہی سمجھے کہ یہ بھی تاریخ اسلام کی کوئی بڑی شخصیت تھی۔ حالانکہ حکیم نورالدین سب سے بڑا مرتد تھا۔ عیاری کی انتہا یہ کہ "مشاہیر اسلام" کے سلسلے میں فروری کے شمارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر مضمون ہے اور اس میں جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کارروائی کا بھی تفصیلی ذکر اس سے یقیناً کہا بھی دھوکہ کھا جائیں گے اور عام ان پڑھ مسلمان بھی۔

فروری کے شمارہ میں آزمائش کے عنوان سے ظفر اللہ قادیانی کی بیہ امتحان کے واقعہ کو جس طرح معجزانہ رنگ دینے کی کوشش کی گئی ہے یہ عام قارئین کیلئے ایک زبردست دھوکہ اور آزمائش کا مرحلہ ہے۔

مارچ کے شمارہ کے آخر میں "تحریک پاکستان میں ایک کردار" کے زیر عنوان مرزا بشیر اور ظفرو کو جس طرح اس تحریک کا ہیرو بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ اور ان دونوں کی تصویریں قائداعظم صاحب، لیاقت علی خان صاحب اور پھر ظفرو کی تصویر مرحوم فیصل کے ساتھ۔ اللہ رحم کرے یہ سب تحریریں اور تصویریں مسلمانوں کو دھوکے میں مبتلا کر دینے کے لئے بہت کافی ہیں۔

حیرت اس امر پر ہے کہ یہ سب کچھ میرے جیسے ایک قاری کی نظر آ گیا مگر کیا ابھی تک حکومت کی نظر سے نہیں گزرا۔ جنرل ضیاء اور جونیجو اور حکومت سندھ سے فقط یہ مطالبہ کیجئے کہ وہ اگر مسلمان ہیں اور پاکستان کو قائم و دائم دیکھنا چاہتے ہیں تو اس قسم کی تحریروں سے آنکھیں بند نہ رکھیں اور اس پرچے کا ڈیکلریشن فوری منسوخ کریں

محمد یحییٰ جدانی قصور

★★★★★

"رسالہ کی خوبصورتی کے لئے"

جناب محترم ایڈیٹر صاحب السلام علیکم! ختم نبوت کا رسالہ اتنا پائیدار ہو کر اس نے تمام ہفت روزوں کی قوت ختم کر دی ہے۔ اور اتنا خوبصورت رسالہ اور پھر انٹرنیشنل پوری دنیا میں بھیجنا بہت بڑا جہاد ہے۔ رسالہ کئی مرتبہ آنکھوں سے گزرا ہے۔ دیکھنے سے آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دل خوشی سے اچھلنا شروع کر دیتا ہے۔ اور باغ باغ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ رسالہ بہت خوبصورت ہے اور تمام رسالوں سے خوبصورت ہے۔

حسن معاویہ بلوچ آف حیدر آباد

اگر بچانا چاہتا ہے تو نبیؐ کی حرمت کو بچا

(تحریر سفدر حسین کلیاہ داخلی جیرہ اسلام آباد)

۱۔ اگر دشمنی کرتا ہے تو شیطان سے کر۔
۲۔ اگر جہاد کرنا چاہتا ہے تو نفس سے کر۔
۳۔ اگر ڈوبنا چاہتا ہے تو اپنے گناہوں کو دیکھ اور ندامت کے گہرے سمندر میں ڈوب جا۔
۴۔ اگر رونا چاہتا ہے تو عذاب کو یاد کر۔
۵۔ اگر کھانا چاہتا ہے تو خدا کا خوف کھا۔
۶۔ اگر پینا چاہتا ہے تو غصہ پی جایا کر۔
۷۔ اگر پہننا چاہتا ہے تو شرم و حیا کا لباس پہن۔
۸۔ اگر رکنا چاہتا ہے تو گناہ سے فوراً رک۔
۹۔ اگر انتظار کرنا چاہتا ہے تو موت کا انتظار کر۔
۱۰۔ اگر ختم کرنا چاہتا ہے تو اپنی مرضی کو ختم کر۔
۱۱۔ اگر حفاظت کرنا چاہتا ہے تو نظر کی حفاظت کر۔
۱۲۔ اگر نجات چاہتا ہے تو خدا کا حکم مان۔
۱۳۔ اگر بیٹھنا چاہتا ہے تو صلحاء کی مجلس میں بیٹھ۔
۱۴۔ اگر چین و اطمینان چاہتا ہے تو ذکر الٰہی کر۔
۱۵۔ اگر شمار کرنا چاہتا ہے تو اپنے گناہ شمار کر۔
۱۶۔ اگر فکر کرنا چاہتا ہے تو خدا کی نعمتوں کو دیکھ۔

اگر بچانا چاہتا ہے تو نبیؐ کی حرمت کو بچا۔

بہشتی مقبرہ، فریب کا دھندہ

ایک منافع بخش کاروباری اسکیم

مصباح الدین راولپنڈی

مرزا قادیانی جب مسیح موعود بنے تو عیسائیت کے قریب تر آگئے اور عیسائی حکومت سے تو بے پناہ محبت تھی۔ اس قرب نے انہیں کفارہ کے عقیدے کی طرف متوجہ کیا۔ جو عیسائی مذہب کا سب سے اہم ستون ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک عیسیٰ مصلوب اس لئے ہوئے کہ ان کی امت سیدھی جنت میں چلی جائے۔ مرزا قادیانی نے خیال کیا کہ تقلید کرتا ہوں تو جان جاتی ہے۔ جان دینے سے اپنی ذات کو کیا نفع۔ اسی سرچ میں غرق رہے کہ کوئی ایسا راستہ نکل آئے کہ جان بھی نذر نہ چڑھے اور امت بھی بے حساب و کتاب جنت میں چلی جائے۔ اور جو اصل مقصد ہے یعنی وہ اسکیم روپیہ بٹورنے کا ذریعہ بن جائے داد دیجئے مرزا کے تخیل کو۔ حسب منشاء راہ نکال لی۔ یعنی بہشتی مقبرہ ایک منافع بخش ادارہ۔ بلا حساب و کتاب جنت کا داخلہ۔ یہ خواب بیان کر کے اس اسکیم کو عملی جامہ پہنا دیا۔

"میں نے خواب دیکھی کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے۔ یعنی جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔"

(تذکرہ ایڈیشن دوم ص [illegible] طبع ربوہ)

خواب بیان کیا ہی تھا کہ وحی بھی [illegible] آگئی۔

"خدا نے مجھے وحی کی اور ایک زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ وہ زمین ہے جس کے نیچے جنت ہے۔ پس جو شخص اس میں دفن ہوگا وہ جنت میں داخل اور امن پانے والوں میں سے ہے۔" (الاستفتاء عربی۔ ص ۱۱)

وحی نے کچھ کسر چھوڑی تھی وہ اس الہام نے پوری کر دی۔

کُلُّ مقابر الارض لا تقابل ھٰذہ الارض

(تذکرہ ایڈیشن دوم ص [illegible] طبع ربوہ)

"روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

پھر کیا تھا زبان اور قلم دونوں ترغیب دینے میں لگ جاتے ہیں مثلاً

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے"

(الوصیت۔ ص ۲۰ طبع ربوہ)

جب مرزا صاحب قبرستان کی توصیف میں قلم توڑ چکے تو جانشین کیسے پیچھے رہتے۔ انہوں نے جو مدح سرائی کی اس کو بھی پڑھ لیجئے۔

"مقبرہ بہشتی اس سلسلہ کا ایک ایسا مرکزی نقطہ اور ایسا عظیم الشان فکر ہے جس کی اہمیت دوسرے محکموں سے بڑھ کر ہے یہ وہ نعمت ہے جس کو آدم کے وقت سے اس وقت تک لوگ ترستے مر گئے۔ گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدم اول کو جب شیطان نے ایک عارضی بہشت سے نکالا تھا تو اس کی تلافی کے لئے چھ ہزار سال کے بعد پھر آدم ثانی (مرزا) کی معرفت یہ فکر دائمی جنت میں داخل ہونے کا خدا نے نسل انسانی کے لئے کھولا ہے۔ اگلے زمانہ میں انبیاء اپنے بعض خاص مقربوں کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دیا کرتے تھے۔ مگر یہاں تو یہ نظر آتا ہے کہ بہشت کا دروازہ کھل گیا ہے صرف ذرا کھڑے ہونے اور قدم اٹھانے کی دیر ہے۔"

(الفضل ۱۵/۹/۱۹۳۶)

مقبرہ بہشتی جب تمام ذرائع آمدنی سے سبقت لے گیا تو اس کی اہمیت دوسرے اداروں سے آپ سے زیادہ ہوگی جہاں کھڑے ہوتے ہی قادیانی جنت میں چلے جاتے ہیں۔ اس مژدہ جنت بخش کو سن کر کون ایسا بدنصیب قادیانی ہوگا جسے زندہ دفن ہونے کی تمنا نہ ہوتی ہوگی۔ انسان کی معراج جنت جو بہشتی مقبرہ میں کھڑے ہوتے ہی مل جاتی ہے۔ پھر موت کا انتظار فضول۔ لیکن وائے افسوس کہ

بہشت آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

یعنی جنت کی کنجی محض مرزا پر ایمان نہیں ہے بلکہ محنت و مشقت سے کمائی ہوئی پونجی ہے یعنی دھن ہے مایہ ہے۔ رہا یہ قول کہ چھ ہزار سال کے بعد نسل انسانی کے لئے جنت کا باب کھلا ہے تو واضح رہے کہ اہل عقل کے نزدیک یہ سخن سازی کھلا فریب اور ناجائز دھندا ہے۔ ہاں دنیا میں عقل کے اندھوں کی کمی نہیں جو قادیانی دام میں پھنس جاتے ہیں۔

سخن سازی کی انتہا ملاحظہ ہو۔

"آج تمہارے لئے ابوبکرؓ و عمرؓ جیسی فضیلت حاصل کرنے کا موقع ہے اور وہ بہشتی مقام موجود ہے جہاں تم وصیت کر کے اپنے پیارے آقا المسیح کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو اس خصوصیت سے تم کو ابوبکرؓ و عمرؓ کے ہم پلہ ہونے کا موقع ہے"

(الفضل ۲۰-۲-۱۹۱۵)

قبروں کی تجارت کے لئے ایک وصیت نامہ کی پہلے ضرورت بیان ہوتی ہے۔

"خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا۔ کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگائے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ ان شرائط کے پابند ہوں۔"

(الوصیت ص [illegible] طبع ربوہ)

لہٰذا وصیت نامہ مرتب ہوا۔ جس کی اہم شرائط یہ مقرر ہوئیں۔

"ہر امیدوار کو اپنی اپنی آمدنی کا ایک حصہ بطور پریمیم ماہ بماہ تا زندگی ادا کرنا ہوگا اور ایک وصیت لکھنی ہوگی جس کی رو سے مرنے کے بعد متروکہ املاک کا دسواں حصہ قادیانی گدی کی ملکیت ہو جائے گا۔ اگر موصی غرق دریا ہو جائے یا کسی ایسی جگہ مرے جہاں سے لاش نہ آ سکے تو وصیت قائم رہے گی۔ وارثوں کو کالعدم کرنے کا حق نہ ہوگا۔ مرنے

والاخذ اک کے نزدیک ایسا ہی ہوگا۔ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہے صادق اور کامل الایمان کو اختیار ہے ۱/۱۰ سے زائد وصیت لکھ دے"۔

خود فرمایا! جنت وہیں چلی جائے گی جہاں نعش ہوگی۔ قادیانی گڈا کیسے گوارا کر سکتی تھی کہ وصیت کا مال ہاتھ سے نکل جائے۔ زمین تو حیلہ ہے اصل چیز تو مایہ ہے۔ اور پھر کوئی دسویں حصے سے زیادہ وصیت کرے گا تو اس کو صادق اور کامل الایمان ہونے کا سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا۔

قادیانی بے وقوف بن رہے ہیں

وصیت نامہ کی ایک شرط یہ ہے کہ:

"طاعون سے فوت ہونے والے کی لاش دو برس گزرنے کے بعد مقبرہ میں لائی جائے گی" (الوصیت ۳۴ طبع ربوہ)

یہ غالباً حفظ ما تقدم کے طور پر پیش بندی ہے تاکہ جنت میں کہیں طاعون نہ پھیل جائے۔

وصیت نامہ کے ٹیپ کا بند یہ ہے۔

"میری اور میرے آل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے..... شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔"

(الوصیت ص ۲۹ طبع ربوہ)

کسی قادیانی کو کیوں شکایت ہو کہ مرزا صاحب اور ان کی اولاد قبر کی قیمت ادا کئے بغیر دفن ہو جائے، طاعونی موت یا جذام کا مرض انہیں دفن سے کیوں روکے شکایت سے تو قادیانی کا ایمان سلب ہوتا ہے اور اس ایمان کی قیمت کیا ہے؟ چندہ لگے!

الغرض دولت سمیٹنے کی کوئی ایسی سکیم نہ تھی جس پر مرزا جی کی نظر نہ گئی ہو۔ حرام کمائی بھی ان کے لئے جائز تھی۔ زکوٰۃ کے علاوہ مرزائی شریعت میں یہ ایک نیا فریضہ ہے۔

"حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ جو وصیت نہیں کرتا وہ منافق ہے وصیت کا کم از کم چندہ دسواں حصہ مال کا رکھا ہے۔"

(منہاج الطالبین ص ۱۶)

ہر برس زر ایسی بلا ہے جو خائن بھی بنا دیتی ہے اور ایمان میں مزید شے بھی بگاڑ دیتی ہے مرزا صاحب کو آل و عیال کی بہت

باقی صفحہ [illegible] پر

غلبہ

یا تباہی

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے لندن میں ۲۱ مارچ ۱۹۸۶ء کو قادیانیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "جماعت اس زمانہ میں عظیم ابتلا کے دور سے گزر رہی ہے اور یہ کہ اس دور میں اٹھنے والے جہاں تک درد کا تعلق ہے ان میں سے ایک ہیرے احباب جماعت کو سب سے زیادہ متاثر کیا انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پوری دنیا میں اس درد کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور گذشتہ دور میں اس طرح کے دکھ کا کبھی سامنا نہیں کرنا پڑا۔"

عبدالرحمن یعقوب باوا

جب سے ساہیوال اور سکھر کے قادیانیوں نے نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلائیں، بم برسائے، مجرمین پکڑے گئے۔ مقدمہ چلا اور سزاؤں کا اعلان ہوا۔ اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ قادیانی خاموشی سے اپنے کیے کی سزا بھگت لیتے اور آئندہ کے لیے اپنی کسی جماعت پر عمل کرنے کا نام نہ لیتے جس سے جماعت تباہی سے دوچار ہوتی، الٹی مصیبت مرزا طاہر کو لگ کر روزانہ جو خطوط ان کو دنیا بھر سے مل رہے ہیں اس سے بے چینی کا اظہار ہوتا ہے آخر مرزا طاہر تسلیاں دیں گے ـــ تسلیاں دیتے دیتے مرزا طاہر بھی تھک گئے لیکن قادیانی امت ہے کہ خط لکھنے سے پیچھے نہیں ہٹی۔

قادیانیوں کا اپنا جگر پریشان ہونا بجا، لیکن خدا کے قہر نے ایک نہ ایک دن تو آنا تھا۔ اب جو عذاب نازل ہونا شروع ہوا تو چیخنے چلانے لگے۔ ایسے میں کئی قادیانیوں کے ذہن میں یہ سوال بار بار ابھرتے ہوں گے کہ ذلت کا زمانہ، یہ ابتلا کا دور کب تک چلے گا۔ وہ آخر ہوا کیا ہے؟ اب بہت وقت گذر گیا بلکہ سو سال ہونے والے ہیں۔ جس پیشگوئی کو مرزا غلام احمد قادیانی سنایا کرتا تھا کہ "مسیح موعود کے ہاتھوں غلبہ ہوگا۔" نورالدین کا زمانہ گیا۔ مرزا محمود بھی غلبہ کی نوید سناتے سناتے چلا گیا مرزا ناصر نے، قادیانی امت کو غلبہ کی یقین دہانی کرائی۔ اور جب مرزا طاہر کا زمانہ آیا تو بڑے شد و مد کے ساتھ پھر غلبہ کی باتیں ہوئیں اور یہاں تک کہا گیا کہ "احمدیت کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا" لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دن بدن رسوا ہوتا جا رہا ہے ۱۹۵۳ء سے پہلے تو دنیا کو دھوکہ دیتے تھے کہ یہی حقیقی اسلام ہے۔ لیکن ۱۹۷۴ء کے بعد جب سے پاکستان کی قومی اسمبلی نے علم و دلائل کی روشنی میں کفر کا فیصلہ صادر کر دیا۔ اس وقت سے قادیانی دنیا کے ہر شے میں شک کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ پھر ایک دھکا مزید یہ لگا کہ آرڈیننس کا نفاذ ہوا، رہی سہی کسر پوری ہوگئی۔ اب یہ غلبہ ابتلا میں کس طرح بدل گیا۔

قادیانی حضرات چاہیں تو مرزا طاہر سے پوچھ سکتے ہیں کہ یہ پہیلی بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ چودھویں صدی ختم ہوگئی۔ پندرھویں صدی کو شروع ہوئے مزید چھ سال گذر گئے پندرھویں صدی میں تو قادیانیت کے سوا دنیا میں کچھ نظر نہ آنا تھا لیکن یہاں تو نہ ہماری تعداد میں اضافہ ہوا نہ فتوحات کا دور شروع ہوا ہے۔ الٹے ابتلا ہی شروع ہوگئی ہے۔

قادیانی امت کو یہ یقین کر لینا چاہیے کہ جس غلبہ کے انتظار میں وہ ہیں تو وہ یہ سمجھ لیں کہ ان کو غلبہ کبھی بھی کسی صورت میں حاصل نہیں ہوگا۔

گذشتہ برسوں میں تو یہ کہا گیا تھا کہ صدی کا غلبہ ہوگا لیکن مرزا طاہر نے یک بیک پینترا بدل کر غلبہ سے مراد صدی

باقی صفحہ ۲۵ پر

صرف بالغان کے لئے

عنوان دیکھ کر چونکیے نہیں۔ ہم کوئی غیر مہذب باتیں لکھنے لگے۔ اگر ہم نے بھی شرافت کا دامن چھوڑ دیا تو ہم میں اور قادیانیوں میں کیا فرق رہا۔ "نبوت" کی وہ جھلک جس سے اکثر قادیانی امت بھی بے خبر ہے) دکھانا چاہتے ہیں، آئینہ ہمارا، چہرہ تمہارا۔

مرزاجی کے لاڈلے مرید پیر سراج الحق نعمانی جس کو مرزا جی کی ۲۰ سال کی رفاقت میسر تھی۔ ایک سفرنامہ کتابی شکل میں شائع کیا جس کو آنجہانی حکیم نورالدین اور مرزا محمود نے بہت پسند کیا۔ کتاب کا نام سن کر بڑے بڑے "قادیانی گرو" چونک جائیں گے کہ کس کتاب کا نام لیا ہم نے اس کتاب کو چھپانا چاہتے ہیں اور تم اس کا نام لے رہے ہو۔ ہم اس کا ایک ورق چھاپ رہے ہیں تاکہ قادیانیوں کو اپنے "گرو جی" کی سیرت معلوم ہو سکے۔

بعض مرتبہ دولت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ کسی دنیا دار نیک بندے کو دولت ملتی ہے۔ تو وہ اللہ سے زیادہ لو لگاتا ہے اور کسی لیے دیئے کو ——— تو پھر عیاشی میں پڑ جاتا ہے۔ مرزاجی کو نبوت کی دکان لگانے سے پہلے کوئی بھی نہیں جانتا تھا دولت کی فراوانی تھی لیکن جب شیطان نے یہ دکان خوب چمکا دی تو دولت کی ریل پیل ہوگئی خود فرمایا کہ لاکھوں روپے آئے مرزا کے گھر والے نیاسے دیکھ کر قادیان کی بستی کی عورتوں سے نہ رہا گیا عورتوں کو گپ شپ چاہیے اور گپ ہانکنے کے لیے کوئی اڈا مل جائے عورتوں نے مرزاجی کے گھر کا رخ کیا۔ پیر سراج الحق نعمانی فرماتے ہیں کہ "پچاس ساٹھ کے قریب عورتیں اندر زنان خانہ میں ہوتی تھیں" انہوں نے مرزاجی کے گھر کا جو نقشہ کھینچا ہے بہتر ہوگا کہ پیر صاحب کی زبانی سنیں۔ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی پیر صاحب کی کتاب "تذکرۃ المہدی" کا مطالعہ ہر قادیانی کو ضرور کرنا چاہیے۔ لیکن خصوصاً اس کتاب کا صفحہ ۲۵۵ ہم کس کو دکھا نہیں سکتے نہ معلوم حکیم نورالدین اور مرزا محمود کو وہ کتاب کیسے پسند آگئی۔ یہ سوالات زبان سے دہرانے کے لائق نہ تشتہ کے قابل۔ اگر ربوہ سے مذکورہ صفحہ کی فوٹو اسٹیٹ منگوائی جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ ورنہ کوئی صاحب اس صفحہ کی زیارت کرنا چاہیں تو ہمیں جوابی لفافہ دو روپے کے ڈاک ٹکٹ سمیت روانہ کریں۔ ہم آپ کو قادیانیوں کی گندی ذہنیت دکھانے کی خاطر مذکورہ صفحہ ۲۵۵ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی اسی شرط پر روانہ کریں گے کہ صرف بالغان ہی پڑھیں۔

ہماری جماعت کے سابق امیر حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ہمیشہ اس کتاب کو اپنے ہمراہ رکھتے تھے۔ بڑے آدمی ہونے کی بنا پر بڑے بڑے سرکاری و غیر سرکاری جلسوں میں جاتے تھے۔ جلسے میں جب خطاب فرماتے تھے تو کتاب نکال کر صفحہ ۲۵۵ کھول کر اسٹیج پر موجود زعماء و شرفاء کو دیتے اور فرماتے کہ پڑھو۔ جب وہ پڑھتے تو کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے "توبہ توبہ" کہہ کر کتاب واپس تھما دیتے۔ مذکورہ صفحہ شیطان نے لکھا ہوگا۔ تو وہ بھی مارے شرم کے کتاب ہوگا کہ تو یہ تو مجھ سے بھی دو قدم آگے نکل گئے۔"

اب آئیے ہم مرزاجی "کے گھر کے حالات، پیر سراج الحق نعمانی کی زبانی سنتے ہیں لیکن قادیانی دوستوں سے پرزور معذرت کے ساتھ ——— کہ ٹھنڈے دل سے غور کریں کیا نبوت" کا گھرانہ ایسا ہی ہوتا ہے؟ آخر میں قادیانیوں سے پھر درخواست ہے کہ ان لوگوں کو ہماری بات سمجھ میں آجائے تو "پیغمبر مرزاجی" کو خیرباد کہہ کر حق قبول کرلیں۔

حوالہ یہ ہے۔

صفحہ ۲۵۴

ہوئے کہ دو رکعت ابھی نہیں ہوئی۔ حضرت اقدس نے فرمایا وہ رکعت اس کی ہو گئی۔ نہیں کیسے ہوگی۔ ہم لوگ پوچھتے ہیں کہ لڑکا اس کو رد کرتا دوبارہ پڑھ لیتا تو کیا وہ الحمد پڑھتا۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ پڑھتا کیوں نہیں۔ اسے اعتراض تو یہی ہے کہ الحمد پڑھوں نیت کے ساتھ الفاظ لا سوال بالنیات دارومدار ہے اسکی تو نیت نہیں تھی البتہ تو اسکا اختیار ہے۔ دو رکعت ابھی ضرور ہو گئی۔

ایک دیوانہ کا قصہ

ایک روز دارالامان میں ایک چھپ نام ... جہاں اب مدرسہ اور مہمان خانہ ہے نماز تہجد کی نماز پڑھتا تھا اور ایک شخص میراں بخش نام مجنون آگیا۔ اور وہ بھی نیت باندھ کر میرے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اور زور زور سے الحمد پڑھنے لگا پھر ہوا اسکو جنون اٹھا ... الحمد کے پڑھنے ... سنتے ہی میں نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیری اور بعد سلام میں نے کہا او بدبخت میری نماز میں تو نے خلل ڈالا۔ وہ بولا کہ میں نہیں جانتا تو اکیلا نماز پڑھ رہا تھا میں نے نماز ... کی پڑھوائی اور میں تو نماز ہی پڑھتا جا۔ میں نے کہا نماز تو میں پڑھتا تھا لیکن یہ ... کیوں ... میں نے میری بات کا تو جواب نہ دیا جنون میں اور کچھ ... کرنے لگا۔ میں نے کہا جا یہاں سے چلا جا اس نے کہا میں نہیں جاتا۔ میں نے کہا یا تو یہاں سے چلا جا نہیں تو ماروں گا ... کہاں جاؤں ... وہ تب بھی نہ گیا پھر میں نے

صفحہ ۲۵۵

اسکو اکھڑ کر وہاں سے رخصت کیا۔ حضرت اقدس علیہ السلام اس وقت مسجد مبارک کی چھت پر نماز تہجد پڑھ کر ٹہلتے تھے اور یہ ہماری باتیں سب سن رہے تھے۔ اور خدا جانے اس کے ... ہماری باتیں سن لیں۔ مگر حضرت اقدس کی یہ عادت تھی کہ کوئی کچھ باتیں کرتا ہو آپ دیکھا نہیں کرتے۔ بلکہ آپ سے مخاطب ہو کر کوئی بات کرتا تب بھی آپ بات تو سن لیتے اور جواب بھی دیتے مگر دیکھتے بھی نہ تھے۔ اور آپ متوجہ بھی ہوتے اور توجہ بھی کرتے۔ اور کسی طرف دیکھتے بھی نہ تھے حالانکہ دیکھتے بھی تھے۔ پچاس ساٹھ کے قریب عورتیں اندر زنانہ میں ہوتی تھیں۔ اور ان کی باتوں کا ایک شور مچا رہتا تھا۔ کوئی ہنستی کوئی

مبلغی کوئی ایسی ... لیکن اس صورت آپ کی توجہ نہ ہوئی۔ اور کچھ پرواہ نہ رہتے۔ ایک عورت نے کہا کہ اٹھی اور اسکا کپڑا اور رکھا تھا۔ وہ انگشتر کپڑی کپڑی تو وہ بھی جا کر کپڑا اٹھا لائی۔ دوسری عورت نے کہا پنجابی زبان میں ہماری فلاں مرزا جی بیٹھے ہیں۔ تو یہ بیٹا کپڑا اٹھا لائی اس نے جواب دیا کہ مرزا جی تو اپنے میں بیٹھے کسی کی طرف دیکھتے ہیں ... غرض جا ... دونوں کی ... رہے تھے۔ جب صبح ہوئی تو مسجد مبارک ... اذان کون دے گا۔ اور مجھے حضرت اقدس علیہ السلام کی کچھ خبر نہیں کہ آپ ... رہے ہیں۔ اور ہماری باتیں ... آتے ہیں ... مسجد مبارک کی چھت پر گیا تو دیکھا حضرت اقدس علیہ السلام ... رہے تھے۔

جماعتی احباب کی اطلاع کیلئے

روزنامہ نوائے وقت لاہور کی اشاعت ۱۴ اپریل ۱۹۸۶ء۔ ۲۲ اپریل ۱۹۸۶ء کی اشاعت میں مولانا ضیاء الدین آزاد نے اپنے آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مبلغ ظاہر کیا ہے۔ جبکہ جماعتی احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ موصوف حجاز مقدس جانے سے قبل مجلس تحفظ ختم نبوت سے فارغ ہو گئے تھے۔ واپسی پر انہوں نے ایک مدرسہ میں ملازمت اختیار کر لی۔ وہ ہمارے صد قابل احترام مگر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ نہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

اللہ وصایا

ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان

ہر قسم کی دینی و مدارس عربیہ کی درسی کتب
کا معیاری مرکز
مکتبہ امدادالعلوم
بالمقابل ریڈیو پاکستان نزد اورنگ زیب مارکیٹ
ایم۔ اے جناح روڈ کراچی ۳

مرزا غلام احمد قادیانی

بمقابلہ

ہسپتال

محمد متین خالد
ننکانہ صاحب

یہ ایک امر زندہ جاوید حقیقت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے روحانی اور جسمانی قویٰ بالکل بے عیب اور غیر انبیاء کے قویٰ سے نمایاں اور برتر ہوتے تھے۔ عارضی طور بعض معمولی رنجوریاں مثلاً بخار، درد سر وغیرہ ان کے بھی عائد حال ہوتی تھیں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کی بیماریاں ایسی تھیں کہ انہوں نے قبر تک پہنچا کر ہی پیچھا چھوڑا۔ آنجہانی مرزا قادیانی بیماریوں کا مجسمہ اور رنجوریوں کا معدن اور مخزن تھے۔ ان کی اکیلی ذات سے بیماریاں اس طرح کثرت کے ساتھ جمع ہو گئی تھیں کہ چند بیس بیس آدمیوں میں بھی اکٹھی نہ پائی جائیں گی۔ آنجہانی مرزا قادیانی کو نظر بنا ایک سو ایک بیماریاں لاحق تھیں۔ جن کو بلحاظ تین شکلوں میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

جسمانی بیماریاں

مراق، مالیخولیا، ہسٹیریا، ہیضہ، بدہضمی، کثرت بول، بے خوابی، قولنج، ... اعصابی عارضہ، پائیوریا (دانتوں کی خرابی) نسیان، ذیابیطس، دق سل، احتلام کثرت۔

روحانی بیماریاں

جھوٹ، تکبر، یاوہ گوئی، بدکلامی، ... منافقت، ... وغیرہ

نفسیاتی بیماریاں

وہم، بدگمانی، خودستائی، لالچ، شیخ چلی پن، غلط فہمی وغیرہ۔ اب ہم ان کی چند ایک جسمانی بشمول باقی بیماریوں کا ذکر کریں گے۔ باقی رہا روحانی اور نفسیاتی بیماریوں کا تذکرہ تو اس کی چنداں ضرورت نہ ہوگی کیونکہ ان کے دعووں، کلام، الہام، تحریر گفتگو سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ درج بالا روحانی اور نفسیاتی بیماریاں ان میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں۔ بے وقوفوں کے سر پہ سینگ نہیں ہوتے۔ وہ اپنی کرتوتوں سے خود ہی پہچانے جاتے ہیں۔

قولنج زحیری

"بیان کیا مجھ سے (بشیر احمد) نے مرزا سلطان احمد صاحب نے بالواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب کہ ایک دفعہ والد صاحب (مرزا قادیانی) سخت بیمار ہو گئے اور حالت نازک ہو گئی اور حکیموں نے ناامیدی کا اظہار کر دیا اور نبض بھی بند ہو گئی مگر زبان جاری رہی۔ والد صاحب نے کہا کہ کچھ لا کر میرے اوپر نیچے رکھو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اس سے حالت روبا صلاح ہو گئی۔ خاکسار (بشیر احمد) عرض کرتا ہے کہ حضرت مرزا نے لکھا ہے کہ مرض قولنج زحیری کا تھا چنانچہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۲۳)

کثرت پیشاب

"ہاں دو مرض میرے لاحق ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسرے بدن کے نیچے کے حصے میں۔ اوپر کے

حصہ میں درد سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے۔ یہ دونوں مرض اسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ میں نے ان کے لئے دعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القاء کیا گیا کہ ابتداء سے مسیح موعود کے لئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔ سو یہ وہی دو چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے شامل کی گئیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۰۶، ۳۰۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

"مجھے اس وقت اپنا ایک سرگزشت قصہ یاد آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مجھے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ پیشاب آتا ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی لاحق ہوتا ہے اور بعض مرتبہ سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے۔ اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے ایک مرتبہ ایک دوست نے مجھے صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔"

(نسیم دعوت ص ۶۷ مصنفہ غلام احمد قادیانی)

گھبراہٹ، کمزوری اور سر درد

"مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب

کل سے میری طبیعت علیل ہو گئی ہے۔ کل شام کے وقت مسجد میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے سخت درجہ کا عارضہ لاحق ہوا اور ایک دفعہ تمام بدن سرد اور نبض کمزور اور طبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زندگی میں ایک دو دم باقی ہیں۔ بہت نازک حالت ہو کر پھر صحت کی طرف عود ہوا۔ مگر اب تک کلی اطمینان نہیں۔ کچھ آثار عود مرض کے ہیں، دوکان سے ایک تولہ مشک لے کر جہاں تک ممکن ہو جلد ارسال فرمائیں کہ دورہ مرض کا سخت اندیشہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ ہے۔

(خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی)

(مکتوبات جلد پنجم حصہ اول ص ۲۸ مجموعہ مکتوبات غلام احمد قادیانی)

ہیضہ

"حضرت مرزا صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔"

(مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر صاحب قادیانی کے خود نوشتہ حالات مندرجہ حیات ناصر ص ۱۴ مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

مراق مالیخولیا

مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے تحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔

(رسالہ ریویو قادیان حصہ ۱۰ بابت اگست ۱۹۲۶)

۲۔ جب خاندان سے اس کی (مراق مالیخولیا) ابتداء ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا محمود احمد صاحب) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔

(مضمون ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو قادیان صفحہ ۱۱ ۱۹۲۶ء)

۳۔ مرض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہوتے ہیں، جس میں مریض زمانہ صحت میں مشغول رہا ہو۔ مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے۔ خدائی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔

(اکسیر اعظم جلد اول صفحہ ۱۸۹ مصنفہ حکیم محمد اعظم خان صاحب)

۴۔ مرزا کی بیوی کو مراق کی بیماری

(منظور الٰہی ص ۲۴۷)

ہسٹیریا

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے لیکن اصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹیریا کے مریضوں میں بھی اکثر دیکھی گئی ہے۔ مثلاً کام کرتے کرتے یکدم ضعف ہو جانا۔ چکروں کا آنا۔ ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا۔ گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا۔ ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا پریشان ہونے لگنا وغیرہ۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۵ مصنفہ بشیر احمد قادیانی)

"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اسے ہسٹیریا یا مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔

(مضمون ڈاکٹر شاہنواز صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت اگست ۱۹۲۶ء)

سل کی بیماری

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت مرزا صاحب کو سل ہو گئی۔ حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمہارے دادا خود حضرت صاحب کا علاج کرتے تھے۔ اور برابر چھ ماہ تک انہوں نے آپ کو بکرے کا شوربہ کھلایا تھا۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

قادیانی وکیل کو جواب

بہاء اللہ اور مرزا قادیانی

تحریر: نور محمد قریشی بی اے ایل ایل بی

مرزا غلام احمد کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں لیکن وہ اپنے اس دعویٰ میں تنہا نہیں ہیں۔ ایک اور شخص بھی مرزا صاحب کا ہم عصر ہے جسے لوگ بہاء اللہ ایرانی کہتے ہیں اس کا دعویٰ بھی یہی ہے وہ شخص فوت ہوا ہے ۱۸۹۲ء میں اور مرزا صاحب کا انتقال ہوا ہے ۱۹۰۸ء میں۔ بہائیوں کی ایک کتاب "الفرائد" (جو بہائیوں کے ایک مشہور عالم علامہ ابوالفضل گلپا ئیگانی کی تصنیف ہے اور جس کا اردو ایڈیشن محفل روحانی ملی بہائیان پاکستان۔ بہائی ہال دہب چند ا تھا روڈ کراچی نے شائع کیا ہے) سے ایک اقتباس پیش خدمت کرتا ہوں۔ "اب تک جو کچھ لکھا گیا اس سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اہل بہا کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت باب اعظم نکتۂ اولیٰ اور حضرت جمال اقدس ابہیٰ جل ذکرہما کا ظہور وہ ظہور ہے جس کی بشارت تمام انبیاء علیہم السلام نے دی ہے اور اُن کے ظہور کی نشانیاں اور واقعات کو انتہائی فصاحت کے ساتھ آسمانی کتابوں میں ثبت فرمایا ہے۔ اور چونکہ دنیا کی اصلاح اور اقوام کا اتحاد و اتفاق انہی دو بزرگ ہستیوں کے ظہور پر موقوف تھا۔ اس لئے اس ظہور کے وقت اور مقام کو تاریخی طور پر کتابوں میں معین اور مقرر فرمایا ہے اور اہل اسلام کی اصطلاح کے مطابق کیونکہ اسی وقت روئے سخن ان کی طرف ہے۔ پہلا ظہور قائم آل محمد کا ظہور کہلاتا ہے اور دوسرا ظہور شیعوں کی اصطلاح میں حسین کا ظہور اور سنیوں کی اصطلاح میں حضرت عیسیٰ اور مہدی کا ظہور کہلاتا ہے۔" الفرائد صفحہ ۱۲۔

مذکورہ بالا حوالہ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ بھی مسیح اور مہدی ہونے کا ہے۔ میں آپ سے دریافت کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپ بہاء اللہ کے دعویٰ ہائے مسیحیت و مہدیت کا انکار کس دلیل کی بنا پر کرتے ہیں (اگرچہ میرے پاس اسکی تکذیب کے ٹھوس دلائل ہیں) مرزا غلام احمد نے تو بہاء اللہ کی نہ تکذیب کی ہے نہ تصدیق اب اگر آپ کو بہاء اللہ کے دعاوی سے انکار ہے تو اسکی دلیل کیا ہے؟

میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں بہائی حضرات بہاء اللہ کے دعاوی کی صداقت کے ثبوت میں ہر وہ دلیل پیش کرتے ہیں جو قادیانی حضرات مرزا غلام احمد کے دعاوی کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور اگر میری بات کی تصدیق مطلوب ہو تو "الفرائد" کا مطالعہ کر لیجئے۔ لیکن وہ چند اضافی دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔ جس سے بہاء اللہ کی پوزیشن مرزا غلام احمد سے بہت بہتر ہو جاتی ہے۔ میں ان اضافی دلائل کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔

۱۔ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی خبر ان کے پیشرو علی محمد باب نے دی تھی۔

۲۔ جس طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام کی موت غیر فطری تھی یعنی قتل کر دیئے گئے تھے اس طرح علی محمد باب بھی قتل کر دیئے گئے۔

۳۔ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (قادیانیوں کے نقطۂ نظر سے) کشمیر کی طرف ہجرت کرنا پڑی وطن چھوڑنا پڑا۔ اسی طرح مسیح موعود (بہاء اللہ) کو بھی وطن سے ہجرت کرنا پڑی۔

۴۔ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت جلا وطنی میں ہوئی اسی طرح مسیح موعود (بہاء اللہ) کی موت بھی جلا وطنی میں ہوئی۔

۵۔ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت فطری موت تھی

عصبی کمزوری

"حضرت مرزا صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھی۔" (رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ء)

خرابی حافظہ

"مکرمی اخویم سلمہ، میرا حافظہ بہت خراب ہے اگر کئی دفعہ کسی سے ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔" (خاکسار غلام احمد قادیانی)

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳ ص ۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی)

احتلام

"ایک دفعہ سفر میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو احتلام ہو گیا۔ جب میں نے یہ روایت سنی تو بہت تعجب ہوا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔ پھر بعد فکر کرنے کے اور طبی طور پر اس مسئلہ پر غور کرنے کے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احتلام تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک فطرتی، دوسرا شیطانی، تو ابع اور خیالات کا نتیجہ اور تیسرا مرض کی وجہ سے۔ انبیاء کو فطرتی اور بیماری والا احتلام ہو سکتا ہے مگر شیطانی نہیں ہوتا۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۱۹)

لکنت

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی اور آپ پرانے کو پ پ پرانا فرمایا کرتے تھے۔" (سیرت المہدی جلد ۲)

بدہضمی

"میں نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ حضرت صاحب کو

باقی صفحہ پر

مسیح موعود (بہاء اللہ) کی موت بھی فطری موت تھی۔

۶۔ جس طرح حضرت عیسٰیؑ نے نو عمری میں حضرت یحییٰؑ کی بیعت کی تھی اسی طرح بہاء اللہ نے بھی نو عمری میں علی محمد باب کی بیعت کی تھی۔

مذکورہ بالا چھ اتفاقی دلائل ہیں جو بہائی حضرات بہاء اللہ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ میں آپ کا شکر گزار رہوں گا اگر آپ مجھے بتا سکیں کہ قادیانی حضرات کے پاس بہاء اللہ کی دعاوی (مسیحیت مہدویت) کی تکذیب کے کیا دلائل ہیں۔

جناب علی بن عبد القادر صاحب۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قادیانی حضرات کی گمراہی کا سبب مجھ پر واضح ہو گیا ہے۔ اور وہ سبب ہے دوہرا معیار۔ یعنی اپنے لئے ترازو اور دوسروں کے لئے ترازو اور مرزا غلام کے لئے ایک پیمانہ اور دوسروں کے لئے بالکل مختلف پیمانہ۔ میں آپ کی اجازت سے ابھی ثابت کر دیتا ہوں۔

میں ذیل میں اپنا ایک بیان تحریر کر رہا ہوں اور آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ براہ کرم اس بات کا فیصلہ کیجئے کہ میں اپنے بیان میں سچا ہوں یا جھوٹا۔

۱۔ (اے مرزا غلام احمد کو نبی ماننے والو) دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیینؐ کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے

۲۔ (اے میرے قادیانی دوستو) ذرا غور کرو کہ اگر ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جاوے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرئیلؑ لا دیں اور پھر چپ ہو جائیں یہ امر بھی ختم نبوت کے منافی ہے کیونکہ جب ختمیت کی مہر ہی ٹوٹ گئی اور وحی رسالت پھر نازل ہونی شروع ہو گئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل ہونا برابر ہے ذرا غور کریں کہ اللہ تعالیٰ صادق الوعد ہے اور آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور احادیث میں بھی بصراحت بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریلؑ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے!!

۳۔ (مرزا غلام احمد کو نبی ماننے والو) کان کھول کر سن لو کہ) قرآن کریم بعد خاتم النبیینؐ کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبریلؑ ملتا ہے اور باب نزول جبریل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔"

۴۔ (قادیانی دوستو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانبی بعدی ایسی مشہور ہے کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہیں ہے۔"

۵۔ (قادیانی دوستو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانبی بعدی ایسی مشہور ہے کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہیں ہے۔"

۵۔ (قادیانی امت کو معلوم ہونا چاہئے کہ) حدیث لانبی بعدی میں نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت و دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ کو عمداً چھوڑ دیا جاوے۔ اور خاتم الانبیاءؐ کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جاوے (میرے قادیانی دوستو۔ حقیقت یہ ہے کہ) حضرت مسیحؑ کو ایام زندگی بسر کرنے کے بعد آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔"

مذکورہ بالا چھ بیانات میرے ہیں اور یہی میرے عقائد ہیں۔ اب دو ٹوک انداز میں فیصلہ کیجئے کہ میں اپنے مذکورہ بالا بیانات میں سچا ہوں یا جھوٹا۔ آپ مجھے سچا مانیں یا جھوٹا۔ مسئلہ حل ہو جائیگا۔ اگر آپ مجھے مذکورہ بالا بیانات میں سچا مانتے ہیں تو آپ کو لازماً مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت و صاحب الہام و وحی ہونے کی تکذیب کرنا پڑے گی اور اس کے جملہ الہامات کو کذب کا پلندہ تسلیم کرنا پڑے گا کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ مجھے مذکورہ بالا بیانات میں سچا بھی تسلیم کریں اور مرزا غلام احمد کو بھی دعویٰ نبوت میں صادق اور اس کے الہامات کو خدا کی وحی تسلیم کریں۔

اگر آپ مجھے مذکورہ بالا بیانات میں جھوٹا تسلیم کریں تو بھی مسئلہ حل ہو گیا کیونکہ یہ بیانات میرے نہیں ہیں بلکہ مرزا غلام احمد کے ہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو مرزا غلام احمد مجھ سے پہلے جھوٹے ثابت ہو گئے۔ اور جھوٹا شخص نہ نبی ہو سکتا ہے نہ صاحب الہام و وحی۔

بیان نمبر۱ مرزا صاحب کی کتاب "آسمانی فیصلہ" کے صفحہ ۲۵ سے لیا گیا ہے۔

بیان نمبر۲ کو میں نے مرزا صاحب کی کتاب "ازالہ اوہام" صفحہ ۲۳۹ سے نقل کیا ہے۔

بیان نمبر۳ میں نے مرزا صاحب کی کتاب "ازالہ اوہام" کے صفحہ ۳۰۱ سے حاصل کیا ہے۔

بیان نمبر۴ مرزا صاحب کی تصنیف "کتاب البریہ" صفحہ ۱۸۴ سے نقل کیا ہے۔

بیان نمبر۵ مرزا صاحب کی تصنیف "ایام الصلح" کے صفحہ ۱۴۶ سے حاصل کیا ہے۔

بیان نمبر۶ کو میں نے مرزا کی کتاب "فتح اسلام" کے صفحہ ۲۰ سے نقل کیا ہے۔ لیکن آپ یہ کریں گے کہ ان بیانات میں مجھے تو جھوٹا کہیں گے اور جب مرزا صاحب کی باری آئے گی تو انہی بیانات میں آپ انہیں سچا کہیں گے اور یہ ہے آپ کا دوہرا معیار۔

ایک اور حقیقت کی طرف متوجہ کرنا میں اپنا فرض اور آپ کا حق سمجھتا ہوں۔ شاید یہ بات آپ کے علم میں نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد ایسا شخص ہے کہ جس نے مطلب براری کے لئے نہ صرف یہ کہ قرآن کریم کی لفظی و معنوی تحریف کی بلکہ ضرورت پیش آنے پر اپنے کلام میں تحریف کرنے میں بھی پس و پیش نہیں کیا۔ میں اس کا ثبوت پیش کرتا ہوں دل تھام کر ملاحظہ کیجئے۔

مرزا صاحب "براہین احمدیہ" کے صفحہ ۵۱۵ (میرے پاس جو نسخہ ہے اس کے صفحہ ۴۹۹) پر لکھتے ہیں۔

"یاد کرو جب منکر نے بغرض کسی مکر کے اپنے رفیق کو کہا کہ کسی فتنہ یا آزمائش کی آگ بھڑکا تا میں موسیٰ کے خدا یعنی اس شخص کے خدا پر مطلع ہو جاؤں کہ کیونکر اسکی مدد کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہے یا نہیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔"

مرزا صاحب نے اسی تحریر کا حوالہ جب اپنی کتاب "حقیقت الوحی" کے صفحہ ۲۵۵ پر دیا ہے تو وہ تحریف کر کے دیا ہے ملاحظہ کیجئے۔

"یاد کر وہ زمانہ جبکہ ایک فرعون تجھے کافر ٹھہرائے گا اور اپنے رفیق ہامان کو کہے گا کہ تو تکفیر کی آگ بھڑکا کہ یعنی ایسا تیز فتویٰ لکھ کہ لوگ اس فتوے کو دیکھ کر اس شخص کے دشمن جانی ہو جائیں اور کافر سمجھنے لگیں تاکہ میں دیکھوں کہ اس موسیٰ کا خدا اسکی کچھ مدد کرتا ہے یا نہیں اور میں تو اس کو جھوٹا خیال کرتا ہوں"

میں دونوں تحریروں کے فوٹو اسٹیٹ عرائض کے ساتھ منسلک کر رہا ہوں۔ دونوں کا تقابل کیجئے اور مرزا صاحب کی دیانت کی داد دیجئے۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۰۶ کے حاشیہ میں پہلے ایڈیشن کا صفحہ نمبر ۵۱۱ درج ہے یہ ہے وہ شخص جسے آپ تمام انبیاء کا ہم پلہ قرار دیتے ہیں۔

بقیہ: غلبہ یا تباہی

اکثریت نہیں بلکہ یکرنگی کو دنیا پر غالب کرنا ہے، یہی غلبہ ہے۔ مرزا طاہر نے دیکھا کہ قادیانی امت کا رجحان ہے کہ جلد عددی غلبہ حاصل ہو۔ لیکن ظاہر ہے کہ ایسا ممکن نہیں آخر کیا لوگ جھوٹی تسلیاں دیتے رہیں چنانچہ انہوں نے غلبہ کی تاویل کرنے میں اپنی عافیت سمجھی۔

ہمارا مشورہ تو یہ ہے کہ جس فراڈ کے پیچھے آپ بھاگ رہے ہیں۔ اس سے غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔ ہاں اگر غلبہ حقیقی چاہتے ہو تو غلبہ والی جماعت میں شامل ہو جاؤ اور جھوٹی نبوت چھوڑنے پر غور و فکر کرو۔ انشاء اللہ کامیاب و بامراد ہو جاؤ گے ——— کیا ہے کوئی ایسا خوش قسمت قادیانی؟ جو ہماری اسی آواز پر لبیک کہے۔

بقیہ: بہشتی مقبرہ

نے اسلام کے دشمنوں کی صف اول میں کھڑا کر دیا تھا خوب کہا ہے

غارتگر ناموس نہ ہو گر ہوس زر
کیوں شاہد گل باغ سے بازار میں آئے

اگرچہ قادیان بھارت میں رہ گیا اور بہشتی مقبرہ سے استفادہ بھی پاکستان کے قادیانی نہیں کر سکتے تھے اس سے فیملی کی آمدنی میں خسارہ کا امکان بڑھ گیا تو مرزا محمود نے اسی اسکیم کو ربوہ میں جاری کیا تاکہ بدستور قادیانی امت سے دولت حاصل ہوتی رہے اور یہ فریب کا دھندا بدستور چلتا رہے چنانچہ آج بھی یہ دھندا چل رہا ہے کروڑوں روپیہ کی آمدنی اس میں آ رہی ہے اور بے چارے قادیانی بے وقوف بن رہے ہیں۔

بقیہ: مسائل و احکام رمضان

۴۔ مسافر شرعی (جو کم از کم ۴۸ میل کے سفر کی نیت سے گھر سے نکلا ہو) روزہ نہ رکھے۔ اگر گراں نہ گزرے تو رکھ لینا افضل ہے۔ اگر تکلیف ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے

۵ اگر گھر میں سفر سے ایسے وقت لوٹ آیا کہ ابھی روزہ کی نیت ہو سکتی ہے۔ تو لازم ہے کہ روزہ کی نیت کرے

کسی کو قتل کی دھمکی دے کر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو اس کے لیے روزہ توڑ دینا جائز ہے پھر قضا کرے۔

۶ کسی بیماری یا بھوک و پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے کہ کسی مسلمان دین دار ماہر طبیب یا ڈاکٹر کی رائے میں جان کا خطرہ ہو تو روزہ توڑ دینا واجب ہے پھر قضا لازم ہوگی۔

۷۔ عورت کے لیے ایام حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے۔ یعنی نفاس کے دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں ان ایام کے بعد قضا کرے۔

مسافر، بیمار، حیض و نفاس والی عورت اور جن کے لیے رمضان میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا جائز ہے۔ ان کو بھی لازم ہے کہ رمضان شریف کا احترام کریں سب کے سامنے کھاتے پیتے نہ پھریں۔

روزہ کی قضا

اگر کسی عذر سے روزہ قضا ہو گیا تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہیے۔ زندگی اور طاقت کا بھروسہ نہیں۔ قضا روزوں میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا ایک ایک، دو دو کر کے رکھے۔

اگر مسافر سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض تندرست ہونے کے اتنا وقت نہ پائے کہ جس میں قضا شدہ روزے ادا کرے تو قضا اس کے ذمہ لازم نہیں۔ سفر سے لوٹنے اور بیماری سے تندرست ہونے کے بعد جتنے دن ملیں اتنے ہی کی قضا لازم ہوگی۔

سحری

روزہ دار کو آخری رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے سحری کھانا مسنون اور باعث برکت و ثواب ہے نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہو جائے گی۔ لیکن بالکل آخر شب میں کھانا افضل ہے۔

اگر مؤذن نے صبح سے پہلے آذان دے دی تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں جب تک صبح صادق نہ ہو جائے۔ سحری سے فارغ ہو کر روزہ کی نیت دل میں کر لینا کافی ہے اور زبان سے کہہ لے تو اچھا ہے۔

بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

افطاری

آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے البتہ جب ابر وغیرہ ہو تو دو چار منٹ احتیاط کر لینا بہتر ہے۔ کھجور اور خرما سے افطار کرنا افضل ہے اور کسی دوسری چیز سے بھی افطار کرنا جائز ہے۔ افطار کے وقت یہ دعا مسنون ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

اعتکاف

۱۔ اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہے۔ اور سوائے ایسی حاجات ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں جیسے پاخانہ کی ضرورت یا غسل واجب

اور وضو کی ضرورت کے مسجد سے باہر نہ جائے۔

۲۔ رمضان کے عشرۂ اخیر میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی اگر بڑے شہر کے محلہ میں یا چھوٹے دیہات کی پوری بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے اوپر ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔ اور کوئی ایک بھی محلہ میں اعتکاف کرے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔

۳۔ بالکل خاموش رہنا اعتکاف میں ضروری نہیں بلکہ مکروہ ہے البتہ نیک کلام کرنا اور لڑائی جھگڑے اور فضول باتوں سے بچنا چاہیے۔

۴۔ اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں، نماز، تلاوت یا دین کی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا یا جو عبادت دل چاہے کرتا رہے۔

۵۔ جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے اگر اس میں جمعہ نہیں ہوتا تو نماز جمعہ کے لیے اندازہ کرکے ایسے وقت مسجد سے نکلے جس میں وہاں پہنچ کر سنتیں ادا کرنے کے بعد خطبہ سن سکے۔ اگر کچھ زیادہ دیر جامع مسجد میں لگ جائے۔ جب بھی اعتکاف میں کوئی خلل نہیں آتا۔

۶۔ اگر بلا ضرورت طبعی و شرعی تھوڑی دیر کو بھی مسجد سے باہر چلا جائے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ خواہ عمداً نکلے یا بھول کر اس صورت میں اعتکاف کی قضا کرنا چاہیے۔

۷۔ اگر آخری عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو ۲۰ رمضان کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آجائے اعتکاف سے باہر ہو۔

۸۔ غسل جمعہ یا محض ٹھنڈک کے لیے غسل کرنے کے لئے مسجد سے باہر نکلنا معتکف کو جائز نہیں۔

بقیہ: شب قدر

شب قدر کی ساری رات فضیلت والی ہے

شب قدر کی مذکورہ بالا فضیلتیں ساری رات کے لئے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ وہ شب طلوع فجر تک رہتی ہے یہ نہیں کہ شب کے کسی خاص حصے میں یہ برکت ہو دوسرے میں نہ ہو کیونکہ لیلۃ القدر کے

عنوان سے ارشاد فرمایا گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اور عنوان (خاص ساعت) سے خبر دی جاتی جیسے جمعہ میں ایک ساعت کی خبر دی گئی ہے کہ صرف وہی گھڑی فضیلت والی ہے (کمالات اشرفیہ ص۳۸) اس لئے ساری رات عبادت میں بسر کرنی چاہیئے اور کوئی لمحہ ضائع نہ کرنا چاہیئے بلکہ جس قدر وقت ملے غنیمت سمجھ کر عبادت میں بسر کریں۔

شب قدر کونسی شب ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحروا الیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (رواہ البخاری عن عائشہؓ و مشکوٰۃ) یعنی شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری طاق راتوں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں تلاش کرو۔

حضرت عمرؓ نے صحابہ کرام کو جمع فرما کر لیلۃ القدر کی بابت سوال کیا تو اس پر اجماع ہو گیا کہ یہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ۲۳ یا ۲۷ کی شب ہے (ابن کثیرؒ) ابوداؤد شریف میں ہے کہ لیلۃ القدر ہر رمضان میں ہوتی ہے اور یہ ۲۷ ویں شب ہے ابی بن کعبؓ نے خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کا حکم دیا وہ ۲۷ ویں شب ہے (روح المعانی) ابن عباسؓ اور حضرت امیر معاویہؓ بھی نقل کرتے ہیں (ابن کثیرؒ) امام مالکؒ فرماتے کہ آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر کی یکساں جستجو کرے کسی ایک رات کو ترجیح نہ دے (شرح رافعی) اس لئے ہمت کرکے آخری دس راتیں عبادت میں بسر کر دینی چاہیں اور یہ آخرت اور ابد الآباد کے لئے اتنا کرنا کیا مشکل ہے جبکہ ہم دنیا کی عارضی زندگی کے لئے بہت کچھ کرتے ہیں۔

ہے یہاں فرصت کہ دو اِک نفس یا دو نفس
عوض یک دو نفس قبر کی شب ہائے دراز

اگر یہ نہ ہو سکے تو طاق راتوں میں ضرور عبادت کرلی جائے۔

اس میں ایک تو لیلۃ القدر مل جائے گی اس کا ثواب ۸۳ سال ۴ ماہ کی عبادت کا ملیگا اور بقیہ راتوں میں ہر نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک نیکی کا ثواب ستر نیکیوں یا اس سے زائد بھی مل سکتا ہے لہٰذا پانچ راتیں جاگ کر خدا تعالےٰ کے خزانہ سے بے حساب مال غنیمت حاصل کرنا چاہیے۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا ہے گا خاک کے سایہ تلے

اگر کوئی شخص نہایت ہی کم ہمت اور ضعیف ہو تو وہ ۲۷ ویں شب ضرور جاگ کر عبادت کرے اور لیلۃ القدر کے جستجو کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

خواب را بگزار امشب اے پدر
یک شبے در کوئے بیخواباں گزر

شب قدر مختلف اوقات میں

مختلف مقامات پر ہو سکتی ہے

چونکہ چاند مختلف مقامات پر مختلف ایام میں نظر آتا ہے اس لئے ہر جگہ کی تاریخ الگ ہوتی ہے کہیں ۲۷ ہے تو کہیں ۲۶ ہیں، اس لئے شب قدر مختلف اوقات میں ہو سکتی ہے۔

حضرت حکیم الامت تھانویؒ تحریر فرماتے ہیں "اختلاف مطالع و مغارب کی وجہ سے شب قدر کا ہر جگہ جدا ہونا لازم آتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی اعتراض نہیں آتا کہ برکات کسی کو کسی وقت میں ملیں اور کسی کو کسی وقت میں، اسی طرح نزول ملائکہ کا ہر جگہ مختلف وقت میں ہو۔

(تفسیر بیان القرآن ص۱۱۴۹)

آپؒ ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

بس اپنے یہاں کے چاند کی تاریخ کے مطابق لیلۃ القدر کی جستجو کرو اور ثواب میں وسوسہ نہ کرو انہی تاریخوں میں، شب قدر کا ثواب ہے۔

دراصل لیلۃ القدر کی جو شان و برکات ہیں۔ وہ لیل و نہار کے ساتھ مقید نہیں بلکہ ارادہ حق کے تابع ہے اس کی مثال بارش کی طرح ہے کہ یہاں کے کرۃ النسیم کے نیچے آج بارش ہے اور کلکتہ کے کرۃ النسیم کے نیچے کل بارش ہے اگر شب قدر بھی ایسی ہو کہ یہاں آج ہے اور کلکتہ میں کل ہے تو اس میں اشکال کی کیا بات ہے آخر بارش میں کیا ایسا اختلاف نہیں ہوتا؟ پھر معنوی بارش برکات میں ایسا اختلاف ہو تو کیا تعجب ہے۔ (البدائع مطبوعہ تھانہ بھون ص۲۴۴)

بقیہ :۔ خصائل نبویؐ

آپؐ کا رنگ گندمی مائل بسفیدی، آنکھیں سرمگیں، خندہ جبیں خوبصورت گول چہرہ، داڑھی نہایت گنجان جو پورے چہرۂ انور کا احاطہ کئے ہوئے تھی اور سینہ کے ابتدائی حصہ پر پھیلی ہوئی تھی۔ عوف جو اس روایت کے ایک راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میرے استاد یزید نے جو اس خواب کے دیکھنے والے ہیں ان مذکورہ صفات کے ساتھ اور کیا کیا صفتیں بیان فرمائی تھیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم حیات میں دیکھتے تو اس سے زیادہ حلیہ اقدس نہ بتا سکتے گویا بالکل ہی صحیح حلیہ بیان کر دیا۔

ف۔ چنانچہ اس کتاب شمائل کے سب سے پہلے باب میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک نقل کیا گیا ہے وہ ان ہی صفات کے ساتھ ذکر کیا گیا جیسا کہ مفصل گزر چکا۔

بقیہ : زکوٰۃ

ہمارا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (لئن شکرتم لا زیدنکم) (ابراہیم : ۷) اگر تم میری نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو میں تم پر اپنی نعمتیں اور زیادہ کر دوں گا۔ ایک دوسری آیت میں اس طرح فرمایا (یمحق اللہ الربا و یربی الصدقات) البقرۃ : ۲۷۶) اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

اس لیے نعمت مال کا شکر ادا کرتے وقت چاہے وہ زکوٰۃ کی صورت میں ہو یا عام صدقات و خیرات کی شکل میں ہو یہ خیال نہیں آنا چاہیے کہ اس سے مال میں کمی آجائے گی۔ یا ہم غریب ہو جائیں گے۔ قرآن کریم نے اس قسم کی سوچ کو شیطان کے ڈالے ہوئے اندیشے قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء) (البقرۃ ۔ ۲۶۸) شیطان تم کو فقر سے ڈراتا ہے اور تم کو ناشائستہ امور کی ترغیب دیتا ہے۔

شکران نعمت کے مقابلہ میں کفران نعمت ہے، جو ایک جرم ہے اور جس سے قرآن کریم نے روکا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے (فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون، البقرہ ۱۵۲) سو تم ان نعمتوں پر مجھے یاد کرو، میں تم کو یاد رکھوں گا اور میرے احسانات کا شکر بجا لاؤ اور میری ناشکری نہ کرو

پھر ناشکری کی کئی صورتیں ہیں۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا یہ بھی ناشکری ہے۔ اس ناشکری کا نتیجہ مال کی بربادی کی صورت میں نکلتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ ما خالطت الزکوٰۃ مالا قط الا اھلکتہ (مشکوٰۃ) زکوٰۃ جب بھی مال میں مل جاتی ہے اسے برباد کر دیتی ہے۔

اس حدیث کی تفسیر یہ کی گئی ہے۔ کہ جس شخص کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہو اور وہ ادا نہ کرے تو زکوٰۃ اس کے مال کو بھی لے ڈوبتی ہے۔

مال کو معاصی اور گناہوں میں صرف کرنا بھی ناشکری ہے، اور ضرورت سے زائد یا بے جا خرچ کرنا یہ بھی ناشکری اور گناہ ہے۔ اسی کو قرآن کریم نے "تبذیر" سے تعبیر کیا ہے (ولا تبذر تبذیراً ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفوراً) (بنی اسرائیل : ۲۷)

اور بے جا و بے موقع نہ اڑایا کرو، بیشک مال کو بے موقع اڑانے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے

نیز ناشکری کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ (ولئن کفرتم ان عذابی لشدید) (ابراہیم : ۷) ناشکری کرو گے تو یقین جانو کہ میرا عذاب بہت سخت ہے۔

قرآن کریم نے یہ بھی خبر دی ہے کہ جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال کا شکر ادا نہیں کرتے اور اسے کار خیر میں صرف نہیں کرتے قیامت کے روز وہ اپنی اس کوتاہی پر افسوس کریں گے۔ لیکن اس وقت کا افسوس کچھ کام نہ آئے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ (قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین وکنا نکذب بیوم الدین حتیٰ اتانا الیقین) (مدثر ۴۴) وہ جواب دیں گے کہ نہ تو ہم نماز پڑھنے والوں میں سے تھے اور نہ ہم مساکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔

حاصل یہ کہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ مال کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت سمجھے، کیونکہ انسان کی صحت، عقل و فہم علم اور کسب مال کے تمام وسائل اللہ ہی کے دیئے ہوئے ہیں۔ پھر اس نعمت کا شکر ادا کیجیے (زکوٰۃ کی صورت میں، اہل حق کے حقوق ادا کرنے اور کار خیر کے کاموں میں) اللہ تعالیٰ نعمت مال کا شکر بجا لانے کی توفیق دے۔

رحمت کردگار ہے روزہ

(رحیم اللہ خاں کاشف بالا پوری)

نغمہ دل نواز ہے روزہ
فیض و رحمت کا ساز ہے روزہ
اہل ایماں کا راز ہے روزہ
مومنوں کا تو ساز ہے روزہ
لیلۃ القدر کی فضیلت سے
باعث فخر و ناز ہے روزہ
ہے طہارت کا مونس صادق
جذبۂ پاکباز ہے روزہ
نفس امّارہ جس سے لرزاں ہے
روح کا کارساز ہے روزہ
ہے سرور تلاوت قرآں
حسن کیف نماز ہے روزہ
چاہے دنیا ہو یا کہ عقبیٰ ہو
ہر جگہ سرفراز ہے روزہ
روزہ داروں سے اعتکاف میں یہ
مجھ کو راز و نیاز ہے روزہ
ماہ رمضان میں مگر کاشف
رب سے ملنے کا راز ہے روزہ

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 322(

الحمدللہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں عالمی پیمانے پر شروع ہوچکی ہیں اوراب بین الاقوامی سطح پر قادیانیت کا تعاقب ہورہا ہے جس کی وجہ سے امت میں بیداری پیدا ہوچکی ہے، مسلمان اس فتنہ کو سمجھ چکے ہیں، انشاءاللہ ایک وقت آئیگا باطل کا مکمل خاتمہ ہوجائیگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تنظیم ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ نے قائم فرمائی، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے چار چاند لگائے اور شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا اوراب شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں قادیانیت کے خاتمہ کی مہم پر ہے۔

آیئے

اس کام میں آپ بھی شریک ہوں
عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ
اور قادیانیت کا سدِّ باب
پوری امت کی ذمہ داری
ہے۔

خدمات اور سرگرمیاں

- پورے ملک میں دفاتر قائم ہیں اوران میں تربیت یافتہ فاضل مبلغین متعین ہیں
- لاکھوں روپے کے لٹریچر اردو، انگریزی، عربی میں چھاپ کر مفت تقسیم کئے جاتے ہیں
- بارہ دینی مدارس و مساجد ملک کے مختلف علاقوں میں قائم ہیں
- ملک بھر میں اہل اسلام اورقادیانیوں کے مابین بہت سے مقدمات قائم ہیں جن کی پیروی مجلس کررہی ہے
- دو ہفت روزہ جرائد شائع ہورہے ہیں
- ربوہ میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں و دو مدرسے چل رہے ہیں
- ہر سال مختلف علاقوں میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا جاتا ہے
- ہر سال دنیا بھر میں مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے لئے دورے پر جاتے ہیں
- پاکستان کے مسلمانوں کے تعاون سے تین زبردست تحریکیں چلاکر قادیانیت کا بیڑہ غرق کردیا ہے۔

بیرون ملک

میں ہمارے شعبے بہت بڑھ چکے ہیں۔ بنگلہ دیش، برطانیہ، ماریشش، مغربی جرمنی، جنوبی امریکہ، کینیڈا متحدہ عرب امارات میں ہماری سرگرمیاں جاری ہیں اور گذشتہ سال لندن میں عظیم الشان بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی بھی اسی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

آئندہ منصوبے

- انشاءاللہ لندن میں بہت جلد مولانا محمد یوسف متالا مدظلہ کی نگرانی میں مجلس کا ایک جدید دفتر قائم کیا جا جبکہ عربی اور انگریزی میں ماہنامہ "ختم نبوت" شائع کرنے کا پروگرام بھی زیرغور ہے۔
- امسال ملتان میں افریقہ، یورپ اور بنگلہ دیش کے فاضل علماء کے لئے تردید قادیانیت کا کورس مکمل کراکر انہیں مختلف ملکوں میں مبلغ بناکر بھیجا جائے گا۔

یاد رکھئے

یہ تمام کام اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اورآپ کے تعاون سے ہورہا ہے۔ خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کا مال اس کام میں خرچ ہورہا ہے۔

آپ بھی اپنا حصہ ادا کریں اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں۔

اس اہم ترین کام میں

مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ امسال کام کی وسعت کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور فطرانہ کی رقم سے مجلس کے بیت المال کو مضبوط بنائیں
رقوم مقامی مبلغین کو دیجئے یا درج ذیل جگہوں پر جمع کرائیں

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان ||| عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضوری باغ روڈ۔ ملتان۔ پاکستان فون نمبر ۷۶۳۳۸ ||| جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاونٹ نمبر ۵۹، میں براہ راست جمع کراسکتے ہیں۔ —— فون نمبر ۷۱۱۶۷۱